عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۲۸ رجمادی الثانی تا ۵ رجب ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷ رجون ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۲۱

ادائیگی زکوۃ

ترغیب و آداب

تعلیم کے مقاصد اور ہمارا ریاستی رویہ

مرزا قادیانی کا سفر جہنم

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuwwat.c

قادیانیوں کے ساتھ تعلق رکھنا اوران کے ساتھ کھانا پینا کیوں ناجائز ہے؟

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

س:...... آپ نے ایک سائل کے جواب میں کہا تھا کہ ”مسلمان مرد ضرورت کی حد تک غیرمسلموں سے تعلق رکھ سکتے ہیں اور قادیانیوں کے ساتھ تعلق رکھنا اوران کے ساتھ کھانا پینا ناجائز ہے۔“ مجھے قادیانیوں کے بارے میں پتا نہیں ہے' اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس فرقے میں ایسی کون سی بات ہے' جس کی وجہ سے آپ نے انہیں غیرمسلموں سے زیادہ بُرا قرار دیا ہے؟ کیونکہ میں نے جہاں تک سنا ہے کہ قادیانی کلمہ گو ہوتے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں غیرمسلموں کے ساتھ آپؐ اچھے طریقے سے برتاؤ کرتے تھے' ان کے مسائل حل کرتے تھے' پھر یہ فرق کیسا؟ اسلام واحد مذہب ہے جو رنگ ونسل اور ذات پات کے فرق کو ختم کرتا ہے' خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا اہم واقعہ یہ ہے کہ ایک یہودی عورت' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچرا پھینکا کرتی تھی' لیکن آپؐ ایک روز اس عورت کے گھر گئے اور اس کی بیمار پُرسی کی' یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیرمسلموں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور حُسن سلوک کا مظاہرہ کیا ہے تو آپ نے یہ کیسے کہہ دیا کہ غیرمسلموں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھا جائے اور نہ بات کی جائے اور نہ کھانا کھایا جائے' اس کی وضاحت کریں۔

ج:...... میری بیٹی! آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے' اور اچھا کیا کہ قادیانیوں کے بارہ میں پوچھ لیا۔ میری بیٹی! قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق ہے اور اسی فرق کی بناپر دوسرے کافروں کے ساتھ میل ملاپ اور ضروری تعلقات کی اجازت ہے اور قادیانیوں کے ساتھ ایسے کسی تعلق کی اجازت نہیں ہے۔ میری بیٹی! قادیانی کلمہ گو نہیں ہیں' بلکہ یہ مرتد وزندیق ہیں' مرتد وہ ہوتا ہے جو اسلام کو ترک کرکے کوئی دوسرا مذہب اختیار کرلے اور زندیق وہ ہوتا ہے جو اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دے' لہٰذا یہ لوگ اسلام کے باغی ہیں' اور جس طرح کسی ملک کا باغی کسی رورعایت کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ جو لوگ ان باغیوں کے ساتھ میل جول رکھیں وہ بھی قابل گرفت ہوتے ہیں' ٹھیک اسی طرح چونکہ قادیانی بھی زندیق و مرتد ہیں' تو اسلامی تعلیمات کی رو سے کسی رورعایت اور میل ملاپ کے مستحق نہیں' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود ونصاریٰ کے ساتھ تعلق رکھا اور معاہدہ بھی کیا' مگر مدعیان نبوت اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ نہ صرف تعلقات کو ناجائز قرار دیا' بلکہ حضرت فیروز دیلمیؓ کے ذریعہ اسود عنسی کا کام تمام کرایا اور مسیلمہ کذاب کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ٹھکانے لگایا۔ اس لئے کہ دوسرے کافر اپنے کفر کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو غیرمسلم اور مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں' جبکہ قادیانی عقائد پر ملمع سازی کرکے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں اور ان ہردو کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص خنزیر کا گوشت سور کا گوشت کہہ کر بیچتا ہے اور دوسرا خنزیر کے گوشت کو بکری کا گوشت کہہ کر بیچتا ہے' تو آپ ہی بتلائیں کہ خنزیر کے گوشت کو بکری کا گوشت کہہ کر بیچنے والا دھوکا باز ہے؟ اس سے مسلمان متاثر ہوں گے' لہٰذا اگر قادیانی بھی اپنے آپ کو یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح مسلمانوں سے الگ کاسٹ کیا کریں تو مسلمان ان سے تعرض نہیں کریں گے' لیکن جب تک وہ مسلمانوں کو دھوکا دیتے رہیں گے' مسلمان ان کی منافقت کو طشت ازبام کرتے رہیں گے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۰ — ۲۸رجمادی الثانی تا ۵ررجب المرجب ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷رجون ۲۰۱۱ء — شمارہ:۲۱

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

عنوان	صفحہ	مصنف
اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں مدارس دینیہ کا کردار	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
تعلیم کے مقاصد اور ہمارا ریاستی رویہ	۷	مولانا عزیز الرحمٰن
ادائیگی زکوٰۃ: ترغیب و آداب	۱۰	مولانا نفیس احمد مظاہری
حضرت مولانا علی محمد حقانیؒ کی رحلت	۱۳	سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو
آنجہانی مرزا قادیانی کا سفر جہنم	۱۷	مولانا توصیف احمد
قادیانی سوالات اور ان کے جوابات (۲)	۱۹	مولانا غلام رسول دین پوری
عشر کے مسائل	۲۲	ایضاً
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک ۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۴۲۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۴۲۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

جنت کے مناظر

حورانِ بہشتی کا ترانہ

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جنت میں حورعین کا ایک اجتماع ہوتا ہے، وہ بلند آواز سے کہ ایسی آواز مخلوق نے کبھی نہیں سنی، یہ کہتی ہیں کہ: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، پس ہلاک نہیں ہوں گی، اور ہم ہمیشہ ناز و نعمت میں رہنے والیاں ہیں، پس کبھی تنگی اور مشقت میں مبتلا نہیں ہوں گی، اور ہم راضی رہنے والیاں ہیں، پس کبھی ناراض نہیں ہوں گی، پس مبارک ہے وہ شخص جو ہمارا ہوا اور ہم اس کی ہوں۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۰)

جنت کی نہروں کا بیان

"حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت میں ایک دریا پانی کا ہے، ایک شہد کا، ایک دودھ کا اور ایک شرابِ طہور کا، پھر ان دریاؤں سے نہریں نکلتی ہیں۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۰)

جنت کی دُعا اور دوزخ سے پناہ

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کی درخواست کرے، جنت اس کے لئے دُعا کرتی ہے کہ: یا اللہ! اس کو جنت میں داخل کردیجئے۔ اور جو تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے، دوزخ اس کے لئے دُعا کرتی ہے کہ: اے اللہ! اس کو دوزخ سے پناہ عطا فرمادیجئے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۰)

تین لائقِ رشک حضرات

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تین (قسم کے آدمی) قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے اور اولین و آخرین ان پر رشک کریں گے: ایک وہ شخص جو (محض رضائے الٰہی کے لئے) ہر دن رات میں پنج گانہ نمازوں کی اذان دیتا ہے، دُوسرا وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرے اس حالت میں کہ وہ (اس کے دین و دیانت اور طہارت و تقویٰ کی وجہ سے) اس سے راضی ہوں، تیسرا وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے آقاؤں کا بھی۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۰)

تین شخص اللہ تعالیٰ کے پیارے

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں، ایک وہ شخص جو رات کا قیام کرے (یعنی تہجد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

پڑھے) کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے، دُوسرا وہ شخص جو داہنے ہاتھ سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ سے بھی اس کو چھپائے، تیسرا وہ شخص جو کسی جہاد میں تھا، اس کے رُفقاء پسپا ہوگئے مگر وہ دُشمن کی طرف آگے بڑھا (یہاں تک کہ شہید ہوگیا)۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۰، ۸۱)

فرات سے خزانے کا ظاہر ہونا

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ (آخری زمانے میں) فرات کا پانی خشک ہوجائے گا اور اس سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا، پس جو شخص اس وقت وہاں موجود ہو، اس میں سے کچھ نہ لے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

یہ قربِ قیامت کے زمانے میں ہوگا، صحیح مسلم (ج:۱، ص:۳۹۱) کی روایت میں ہے کہ: اس خزانے کے حصول پر لوگوں کی لڑائی ہوگی، یہاں تک کہ ۹۹ فیصد آدمی مارے جائیں گے، اتنی شدت کی جنگ کے باوجود لوگوں کی حرص کا یہ حال ہوگا کہ ہر شخص یہ خیال کرے گا کہ شاید میں بچ جاؤں تو یہ خزانہ میں لے لوں۔ چونکہ لوگوں کی آزمائش کے لئے یہ ایک نشان ہی ہوگا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جو لوگ اس وقت موجود ہوں وہ اس حرص میں مبتلا نہ ہوں۔

☆☆......☆☆

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں مدارس دینیہ کا کردار!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

متحدہ ہندوستان پر جب غاصب اور عیار انگریز نے قبضہ کیا اور اس پر جبری تسلط جمالیا تو اس کے دل میں یہ منحوس تمنا اور خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے انگریزی اقتدار کی بدولت مسلمانوں کے دینی، ملی، تہذیبی اور تمدنی ورثے اور کلچر کو یکسر ملیامیٹ کردیا جائے اور مسلمانوں کے دلوں سے دین وایمان، شرافت ودیانت اور اسلامی اخلاق واقدار کے آثار وعلامات کو کھرچ کھرچ کر صاف کردیا جائے۔ اس کے لئے اس نے یہ حربہ اور طریقہ اختیار کیا کہ پورے ہندوستان میں لازم قرار دیا کہ ہندوستان میں ذریعہ تعلیم اردو، فارسی اور عربی کے بجائے انگریزی ہوگا۔ حکومتی نوکری کے لئے انگریزی تعلیم لازمی ہوگی اور جو انگریزی سے نابلد ہوگا، وہ سرکاری نوکری کے لئے نااہل قرار پائے گا۔ اب جو مسلمان پہلے سے سرکاری محکموں میں ملازم تھے وہ انگریزی خواندہ نہ ہونے کی بنا پر نوکریوں سے معزول کردیئے گئے اور آئندہ کے لئے سرکاری اداروں میں ان کے داخلے بند کردیئے گئے۔

انگریزوں کا منصوبہ تھا کہ مسلمانوں کو ان کے اسلامی ورثہ عربی، فارسی اور اردو کے علاوہ اسلامی تہذیب وتمدن سے بھی تہی دامن کردیا جائے، چنانچہ مسلمانوں نے اپنے پیٹ کی آگ بجھانے اور سرکاری اداروں میں ملازمت کے حصول کی غرض سے اپنے نونہالوں کو انگریزی اداروں میں تعلیم دلانی شروع کردی اور رفتہ رفتہ ہندوستان میں انگریزی زبان، انگریزی تعلیم اور انگریزی تہذیب وکلچر کو فروغ ملنے لگا۔

مسلمانوں کی نئی نسل کی اس بگڑتی صورت حال کے پیش نظر اکابر علمائے امت نے اس فکری الحاد کے سامنے بند باندھنے اور مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ اور بقا کی خاطر آزاد دینی مدارس کا جال بچھانے کا عزم کیا، چنانچہ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارن پور کے علاوہ آہستہ آہستہ پورے ہندوستان میں علمائے امت نے مدارس کی بنیادیں ڈالیں، اپنی مدد آپ کے تحت ان مدارس کی آبیاری کی اور آج یہ مدارس پوری دنیا میں قرآن وسنت کی شمعیں روشن کئے ہوئے ہیں۔

ان مدارس کے قیام کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول، امت مسلمہ کے دین وایمان کی حفاظت، اسلامی اقدار وروایات کا تحفظ اور فروغ، انگریزی تہذیب وکلچر کا سدباب، دینی علوم کی اشاعت وترویج، اسلامی تہذیب وتمدن کی حفاظت اور ملت کی پاسبانی اور نگہداشت ہے۔

الحمدللہ! دینی مدارس بے سروسامانی اور مخدوش حالات کے باوجود اپنے مقاصد میں کامیاب رہے۔ انہی مدارس کے فیض یافتہ اصحاب نے برصغیر میں امت مسلمہ کی راہنمائی کی، انہیں اصحاب نے امت مسلمہ کو انگریز حکمرانوں کی دسیسہ کاریوں، فتنہ سامانیوں اور ان کی فتنہ انگیز چالوں سے باخبر اور ہوشیار کیا، جس کی بدولت مخلص مسلمانوں نے اپنی اولادوں کو جو کل تک اسکول وکالج جارہے تھے، انہیں اپنے دین وایمان اور سیرت وکردار کے تحفظ کی خاطر مدارس میں بھیجنا شروع کردیا اور ایک وقت آیا کہ ہندوستانی مسلمانوں میں استخلاص وطن کا جذبہ بیدار ہوا اور برطانوی سامراج اور بدیسی حکمرانوں کے خلاف کھل کر نفرت کا اظہار ہونے لگا اور پوری شدومد کے ساتھ مطالبہ ہونے لگا کہ انگریز ہمارے ملک سے نکل جائے اور پاکستان کا مطلب کیا: لا الہ الا اللہ کا نعرہ پورے ہندوستان میں گونجنے لگا اور الحمدللہ! انہی مدارس کے تعلیم یافتہ علماء اور بزرگان دین کی محنتوں، کوششوں اور تعاون کے نتیجہ میں پیارا ملک پاکستان وجود میں آیا۔

جب انگریز ان زعمائے ملت اور حامیان دین وملت کی فراست اور بصیرت کے سامنے لاچار وبے بس ہوگیا اور ہزار ہا ظلم وستم ڈھانے کے باوجود ان کو ان کے مقصد حیات سے نہ ہٹا سکا تو پھر ان کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈوں کے ذریعے انہیں مطعون وبدنام کرنے لگا، انہیں دہشت گرد، تنگ نظر، تاریک خیال، ملکی ترقی کے دشمن، قل اعوذیے، چند قاعدے پڑھے اور جاہل وغیرہ کے ''خوبصورت'' القابات سے نوازنے لگا۔

آج کے دور میں بعض صحافی اور کالم نگار بھی اسی انداز کی بے سروپا باتیں لکھ کر، من گھڑت قصے بیان کرنے کے علاوہ تاریخی حقائق کو مسخ کر کے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے اور مفوضہ ڈیوٹی سرانجام دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان نام نہاد صحافیوں کا طریقہ واردات یہ ہے کہ علمائے امت میں سے کسی ایک بزرگ اور عالم دین کی خوبیوں اور کمالات کو اجاگر کرنے کے علاوہ انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور پھر اسی توصیف وتحسین کی آڑ میں وہ علماء اور مدارس میں فرضی تقسیم کا تصور اور منظر پیش کر کے مسلمانوں کے دلوں میں ان مدارس اور علماء کے خلاف نفرت وعداوت کے بیج بونے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ پاکستان میں مدارس دو قسم کے ہیں: ایک وہ جو دم درود والے ہیں اور دوسرے وہ جو بم بارود والے ہیں۔ ہم انہیں کہنا اور بتانا چاہتے ہیں کہ پورے پاکستان میں مدارس کا ایک جال بچھا ہوا ہے اور صرف وفاق المدارس العربیہ سے منسلک مدارس کی تعداد تقریباً چودہ ہزار سے زائد ہے اور یہ مدارس کھلی کتاب کی مانند ہیں، ان کے دروازے ہروقت کھلے ہوئے ہیں، نہ ان میں پولیس نظر آتی ہے اور نہ رینجرز کی گاڑیاں وہاں موجود ہیں، مدارس میں دینی تعلیم پانے والوں کے پاس بم بارود تو کجا ان کے پاس تو چاقو اور چھری بھی ڈھونڈنے سے آپ کو نہیں ملے گی۔ ہاں! وہ ادارے جن پر حکومتی کنٹرول ہے اور بجٹ کا کروڑوں روپیہ ان پر صرف ہوتا ہے وہاں وافر مقدار میں بم بارود سے آگے بڑھ کر کلاشنکوف، راکٹ لانچر جیسا مہلک اسلحہ آپ کو مل جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ان اداروں میں چوبیس گھنٹے پولیس اور فورسز کا پہرہ اور کنٹرول ہوتا ہے۔

علمائے کرام کا فرض بنتا ہے کہ ایسے لوگوں کی ایسی خرافات سے اٹی ہوئی باتوں کو اپنے جرائد اور رسائل میں بالکل جگہ نہ دیں۔ یہ نام نہاد صحافی ان بزرگوں سے اپنا تعلق ظاہر کر کے ان بزرگوں اور مدارس کی نیک نامی میں اضافہ کرنے کی بجائے اپنے آقاؤں کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

حالانکہ آج بھی مدارس دینیہ میں اپنی ذات کی بجائے قوم وملت اور دین ومذہب کے تحفظ کا درس دیا جاتا ہے، یہاں مردار دنیا کے حصول کی بجائے تقویٰ وطہارت اور علم وعمل کی تعلیم دی جاتی ہے، یہاں حرص وآز کی بجائے صبر وقناعت، ایثار وقربانی، تسلیم ورضا، توکل واستغناء اور جرأت وہمت کی تعلیم دی جاتی ہے، یہاں عبد کا معبود کے ساتھ تعلق جوڑا جاتا ہے، یہاں انسانوں کو دنیا کی بجائے آخرت کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے، یہاں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا درس دیا جاتا ہے، ان درس گاہوں کا تربیت یافتہ طالب علم دین ومذہب اور اپنے ملک کی آبرو قائم کرنا جانتا ہے، وہ مقام نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کرنا جانتا ہے، اسے اپنی ذات سے زیادہ اسلام کی عزت وناموس عزیز ہے، یہاں کا فاضل چاہتا ہے کہ دین ومذہب کا بول بالا ہو، دینی اقدار کی سربلندی ہو، مسلمانوں کی عظمت رفتہ بحال ہو، سیکولر تہذیب وتمدن کا خاتمہ ہو، اور وطن عزیز میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو۔ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ لکھتے ہیں:

''الحمدللہ ملکی تاریخ گواہ ہے کہ کبھی کسی موقع پر بھی علماء نے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا، بلکہ برصغیر کی آزادی سے لے کر اب تک ان مدارس سے نکلنے والے کسی فرد نے ملک وقوم کو نقصان نہیں پہنچایا، بلکہ ہمیشہ انہوں نے امن وآشتی کا درس دیا ہے اور ایک صالح معاشرہ قائم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے، لاکھوں ایسے افراد جو معاشرہ کے لئے بدنامی اور ننگ وعار کا بدنما داغ تھے، ان علماء کے دم قدم سے اور ان کی محنتوں اور کاوشوں سے وہ ملک وقوم کے وقار کا ذریعہ بن گئے، ان مدارس نے چور، ڈاکو نہیں، صالح افراد اور باخدا انسان پیدا کئے ہیں، یہ مدارس کبھی ملکی خزانہ پر بوجھ نہیں رہے، انہوں نے اپنی مدد آپ کے تحت مسلمانوں کی دہلیز پر ایمان واصلاح کی دعوت پہنچائی، انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کو دنیا میں جینے اور رہنے کا سلیقہ سکھایا، ان کو حریت وآزادی کا درس دیا اور خدا کی مخلوق کو خدا سے ملایا، یہی ان کا جرم ہے جو اسلام دشمنوں کو برداشت نہیں۔'' (حدیث دل، ج:۱، ص:۳۶۸)

آخر میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تحریر کا ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے۔ حضرت شہیدؒ لکھتے ہیں:

''کیا یہ دین حق کا زندہ معجزہ نہیں ہے کہ دینی مدارس نے اپنوں کی سردمہری اور غیروں کی ستم ظریفی کے باوجود بے بضاعتی اور بے سروسامانی کے مایوس کن حالات میں بھی وراثت نبوی کو محفوظ رکھا ہوا ہے۔ یہ ان کا مشن ہے اور اس میں وہ بتائید خداوندی کامیاب ہیں اور جب تک اللہ تعالیٰ کو اس دین کا باقی رکھنا منظور ہے، یہ دینی قلعے انشاء اللہ! باقی رہیں گے۔ ''ولو کرہ الکافرون'' اگر دینی مدارس کے ناقدین کو دین خداوندی سے ذرہ بھی ہمدردی ہے اور ان کے دل میں انصاف کی کوئی رمق باقی ہے تو انہیں دینی مدارس کی بدخواہی کا رویہ ترک کر دینا چاہئے، آخر دین کے اس آخری سہارے پر مسلسل یورش اور جارحیت سے ملک وملت کے لئے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوگا، انہیں کھلے دل سے مان لینا چاہئے کہ اس ملک میں دین کو باقی رہنا ہے اور اس کے لئے دینی مدارس کا بقا ایک فطری ضرورت ہے۔'' (ارباب اقتدار سے کھری کھری باتیں، ج:۲، ص:۲۵۶)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تعلیم کے مقاصد اور ہمارا ریاستی رویہ!

مولانا عزیز الرحمن، استاذ دارالعلوم کراچی

تقویٰ و تدین کے حصول اور ملک و معاشرے کی تشکیل کے لئے علم کا حصول بنیادی پتھر اور اہم ترین اساس ہے، علم ہی سے تعمیر و ترقی کے قومی منصوبے تکمیل پذیر ہوتے ہیں، عوام کے لئے زندگی کی آسائشیں وجود میں آتی ہیں، نظم و ضبط قائم ہوتا ہے اور انسانی قدریں پروان چڑھتی ہیں اور علم وہ قیمتی اثاثہ ہے جس سے انسانی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے، رواداری، شائستگی اور معاشرتی عدل و انصاف کا ماحول وجود میں آتا ہے، ترحم، ایثار اور خدمت گزاری و نفع رسانی کے روشن انسانی اوصاف، معاشرے کو یکجان اور مستحکم بناتے ہیں اور علم و آگاہی کے حامل افراد باہمی الفت و محبت سے حسین و پُرسکون ماحول تشکیل دیتے ہیں۔

خالق کون و مکان نے جب خلافت ارضی کے لئے ابوالبشر حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا تو ان کو دنیاوی ضروریات اور انسانی آبادکاری کا وہ علم بھی عطا کیا جو جسمانی بقا کا سامان بنانے اور اخروی نجات حاصل کرنے کے شرعی و دینی علم سے بھی سرفراز کیا گیا، ارض و سما کا یہ مادی نظام رب کائنات نے انسانوں ہی کی بقا، بہتری اور آرام و آسائش کے لئے قائم فرمایا ہے، زمین و آسمان کی یہ نیرنگیاں، یہ درخشاں سورج، یہ تابندہ ستارے، لیل و نہار کی گردشیں، یہ گہرے سمندر اور یہ پُرشور دریا، انسانوں ہی کی نفع رسانی کے لئے ہیں، کرۂ ارض پر ان بدلتے موسموں، مہکتے پھولوں اور شیریں پھلوں کی بہاریں، مسرت و شادمانی اور لذت کام و دہن کا رنگا رنگ سامان اولاد آدم ہی کے لئے ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد بھی طویل عرصے تک مختلف انبیاء پر نازل ہونے والی آسمانی وحی دنیا و آخرت دونوں ہی کی تعمیر سے متعلق احکام و ہدایات پر مشتمل رہی ہے، یہاں تک کہ جب صنعت و حرفت، زراعت و باغبانی اور طب و علاج کے زمینی حقائق سے متعلق انسانی علم نے پختگی حاصل کرلی اور اب وہ اپنے اپنے تمدنی حالات کی مطابقت سے تجربات کرنے اور مزید فوائد و منافع کے حصول و ترقی کے قابل ہوگیا تو آسمانی وحی، صحیح عقائد کی تعلیم، عبادات و معاملات کی اصلاح، معاشرتی حقوق کی ادائیگی اور تزکیہ باطن اور تکمیل ذات کے بلند تر مقاصد کے لئے مختص ہوگئی، انہیں کی تعلیم و تزکیہ کے لئے قرآن کریم نازل ہوا اور انہیں اہداف کو خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد قرار دیا گیا، ان مقدس تعلیمات کے ذریعے ہر ابن آدم کو اپنی زندگی کا نقشہ آسمانی وحی کے مطابق مرتب کرنے کی ہدایت کی گئی، اسے ایمان و اسلام کی راہ مستقیم پر گامزن ہونے کا مکلف کیا گیا اور چار سو پھیلے زیغ و ضلال کے کانٹوں سے بچ بچا کر تقویٰ و طہارت کی پاکیزہ زندگی گزارنے کی ہدایت کی گئی، حرص و ہوس، خود غرضی و خدا فراموشی، نفس پرستی و عیش پسندی اور ظلم و جبر کے تاریک راستوں کی جگہ شریعت کا جادۂ حق اختیار کرنے اور اسوہ حسنہ کے آسمانی نمونہ کو راہ عمل بنانے کے احکام نازل ہوئے کہ دیگر راستے نفسانی خواہشات کے وہ تاریک غار ہیں، جن میں کسی حال انسان سکون نہیں پاتا اور جاہ و مال کی ہوس اسے شبانہ روز بے چین رکھتی ہے۔

> تعلیم ہی وہ روح ہے جس کا عکس قوموں کی زندگی میں ظاہر ہوتا ہے، اگر ایک طرف عمدہ اور معیاری تعلیم سے قومیں عروج حاصل کرتی ہیں تو دوسری طرف تعلیم ہی سے محکومانہ اور غلامانہ ذہنیت کی بھی تخم ریزی ہوتی ہے اور زہریلی تعلیم کے ذریعے قائدانہ صلاحیتوں کو ملیا میٹ کرکے پوری قوم کو تابع مہمل اور نقال بنایا جاتا ہے

المیہ یہ ہے کہ وطن عزیز میں جہاں دیگر شعبہ ہائے زندگی تنزل اور ابتری کا شکار ہیں وہیں تعلیم کا شعبہ بطور خاص بدعملی اور ظلم و زیادتی کا نشانہ بنا ہوا ہے، اس ملک میں اب تک کی چھ دہائیوں میں سنجیدگی اور ملی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی ایسا جامع عملی اور نظریاتی نصاب تشکیل نہیں پاسکا ہے جس سے صالح معاشرہ علم و دانش سے آراستہ قوم اور روبترقی نسل کی تعمیر ہوسکے، نرسری سے لے کر پوسٹ گریجویٹ کی سطح تک کے تعلیمی مراحل کا اگر جائزہ لیا جائے تو تعلیم کے تقریباً نصف درجن دھارے مختلف سمتوں کی طرف رواں دواں ہیں اور اس کے نتیجے میں قوم بکھر کر متضاد طبقات میں تقسیم ہوچکی ہے، جبکہ پچھلے ساٹھ سال میں

ہم اس قابل بھی نہیں ہو سکے ہیں کہ ملکی اداروں کے سند یافتگان اپنے اختیار کردہ میدان عمل کے لئے ہنر مندی اور مہارت میں خود کفالت کے حامل ہوں، ملک میں اس کے مواقع مفقود ہیں، اسی لئے اعلیٰ تعلیم کے حصول کی غرض بیرونی تعلیمی اداروں سے وابستگی ضروری سمجھی جاتی ہے جبکہ پاکستان سے کم عمر رکھنے والے بہت سے ممالک ہم سے کہیں آگے ہیں اوران کے وسیع تعلیمی ادارے ملکی وقومی ضروریات کے علاوہ باہر کے لوگوں کو بھی معیاری تعلیم فراہم کررہے ہیں، بیرون ملک قائم ان اداروں نے مختصر عرصے میں مثالی نظم وضبط اور معیاری تعلیم کی بنا پر عالمی سطح پر بڑی کشش حاصل کرلی ہے، جبکہ پاکستان میں پورے نظام تعلیم کی صورت حال حد درجہ ناقابل اطمینان بلکہ قومی مقاصد کے پیش نظر المناک ہے، تعلیم ہی وہ روح ہے جس کا عکس قوموں کی زندگی میں ظاہر ہوتا ہے، اگر ایک طرف عمدہ اور معیاری تعلیم سے قومیں عروج حاصل کرتی ہیں تو دوسری طرف تعلیم ہی سے محکومانہ اور غلامانہ ذہنیت کی بھی تخم ریزی ہوتی ہے اور زہریلی تعلیم کے ذریعے قائدانہ صلاحیتوں کو ملیامیٹ کرکے پوری قوم کو تابع مہمل اور نقال بنایا جاتا ہے۔

برصغیر پر جب برطانوی استعمار کی گرفت مضبوط ہوئی اور اس خطے سے مسلم حکمرانی کا جنازہ نکالا گیا تو انگریز کی طرف سے سب سے پہلے مسلمانوں کے تعلیمی نظام پر ہی ضرب لگائی گئی، ہندوستان کے طول وعرض میں قائم مدارس بند کردیے گئے، ان مدارس سے وابستہ رجال علم کو بے رحمانہ طاقت سے کچل کر راستے سے ہٹادیا گیا اور وہ نظام تعلیم جاری کیا گیا، جس کے اغراض ومقاصد کا اعلان برصغیر کے استعماری دور میں اس نظام کے بانی لارڈ میکالے نے کیا تھا، ایک طرف میکالے نے ۲ فروری ۱۸۳۵ء کو برطانوی پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران یہ اعتراف کیا:

"میں نے ہندوستان کے طول و عرض کا سفر کیا ہے، وہاں کوئی بھکاری دیکھا اور نہ کوئی چور، وہاں کی اخلاقی اقدار بہت بلند ہیں وہاں لوگ بہت ذہین ہیں ہم شاید وہاں بہت طویل عرصہ قبضہ رکھنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک کہ ہم ان کی اصل ریڑھ کی ہڈی نہ توڑ دیں، میرا مطلب ان کی روحانی اور ثقافتی اقدار سے ہے، اس مقصد کے حصول کے لئے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہم کو ان کا قدیم نظام تعلیم اور

دنیا کا کوئی بھی ترقی یافتہ ملک اپنی زبان اور روایات سے اس قدر دل برداشتہ نہیں ہے، جس طرح ہم ہیں، علم وفن کی گہرائی تک رسائی بھی اپنی مادری زبان میں ہی زیادہ آسان ہوتی ہے، بنسبت اجنبی زبان کے، چین، جاپان، جرمنی اور فرانس جیسے ممالک بھی تو اپنے تعلیمی اداروں میں اعلیٰ ترین سطح تک اپنی ہی زبان پر انحصار کرتے ہیں

ان کی ثقافت کو تبدیل کردینا چاہئے اور ہندوستانیوں کے ذہن میں بٹھادینا چاہئے کہ مغرب اور انگریز سماج ان سے عظیم تر ہے، اس طریقے سے وہ اپنی عزت نفس اور آبائی کلچر دونوں بھلا کر وہ بن جائیں گے جو ہم چاہتے ہیں، یعنی ایک مفتوح قوم۔"

اقبال نے ضرب کلیم میں اپنی بصیرت افروز نظم "نصیحت" میں اسی فکر کی عکاسی کی ہے:

ایک مرد فرنگی نے کہا اپنے پسر سے
منظر وہ طلب کر کہ تری آنکھ نہ ہو سیر
تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اسے پھیر

دوسری جگہ میکالے نے اپنے عزائم کا ذکران الفاظ میں کیا ہے:

"ہمیں اس وقت بس ایک طبقہ پیدا کرنے کی سعی کرنی چاہئے جو ہمارے اور ان کروڑوں انسانوں کے مابین ترجمانی کے فرائض انجام دے سکے، جن پر ہم اس وقت حکمران ہیں، ایک ایسا طبقہ جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو مگر ذوق طرز فکر، اخلاق اور فہم وفراست کے نقطۂ نظر سے انگریز۔"

(میکالے کا نظریہ تعلیم، عبدالحمید صدیقی)

لیکن بحیثیت آزاد قوم کے یہ ہمارے لئے کتنا بڑا المیہ ہے کہ حصول آزادی کے بعد اب بھی جبکہ ملک کو بنے ہوئے ساٹھ سال ہوچکے ہیں ہمارے تعلیمی نظام میں "میکالے" ہی کی روح کارفرما ہے جس کی تباہ کاریاں دیکھنے کے لئے زیادہ جستجو کی ضرورت نہیں ہے۔

برطانوی دور کے اسی لادین اور مادہ پرستانہ نظام تعلیم ہی کی یہ نحوستیں ہیں کہ مال وزر کی ہوس ہر فرد کی گھٹی میں پڑگئی ہے، بدعنوانی اور خیانت نے اداروں کو کھوکھلا کردیا ہے، امانت ودیانت کے ایمانی اوصاف عنقا ہیں، محاسبۂ آخرت کا کوئی احساس نہیں ہے، مفاد پرستی اور زر پرستی کا خوفناک اژدہا، انسانی قدروں کو بے رحمی سے نگل رہا ہے، ہر طرف بدامنی، لوٹ مار اور تعصبات کی تباہ کن آگ اسی سیکولر نظام تعلیم ہی کی توشاخسانے ہیں۔

تعلیم کی اس موجودہ صورت حال اور قومی سطح پر اس کے نتائج دیکھ کر مستقبل کے لئے کیا توقعات قائم کی جاسکتی ہیں جبکہ اصلاح حال کے لئے کسی طرف سے کوئی حرکت محسوس نہیں ہوتی، اس ملک میں جس

طرح معیشت و سیاست اور بیوروکریسی پر خاص اور بالائی طبقہ کی اجارہ داری ہے، تعلیم کا معاملہ بھی شاید اسی وجہ سے قابل توجہ نہیں ہے کہ جن عناصر کو معاشرے میں رواجی طور پر ہر ریاستی منصب تک رسائی حاصل ہے، تعلیم کے میدان میں بھی ان کے ہاتھ لمبے اور حالات سازگار ہیں، اس بالائی طبقہ سے تعلق رکھنے والے خاندانوں کے بچے قوم کے عام بچوں کی طرح ان سرکاری اسکولوں میں نہیں پڑھتے جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے.... کھنڈر اور فرنیچر و بجلی سے محروم عمارتیں، جو باصلاحیت اساتذہ کے بجائے رشوت وسفارش سے بھرتی کئے گئے عملے سے "آباد" ہیں، ان سے قوم کے بچوں کو کیا تعلیم ملے گی، ظاہر ہے کہ خوشحال خاندان جن کی نگاہیں حکومت ریاست اور معاشی مسائل کے سرچشموں پر ہے وہ اپنے بچوں کو ان اصطبل نما "اسکولوں" میں کیوں بھیجیں گے، ان کی تعلیم کے لئے برطانوی وامریکی کلچر والے وہ ادارے ہیں جو دینی رجحان اور قومی شعور سے محروم کرنے کی قیمت بھی وصول کرتے ہیں اور لاکھوں روپے فیس لیتے ہیں، کسی بلند مقصد کے بجائے، کمرشل بنیادوں پر قائم ان اداروں کا نصاب و نظام اور ان کا سیکولر ماحول رفتہ رفتہ بچوں کو قومی زبان، معاشرتی ماحول اور دینی تہذیبی اقدار سب کچھ سے بیگانہ بنادیتا ہے اور پھر یہی عناصر جب قومی زندگی کے اہم عہدوں پر پہنچتے ہیں تو انہیں عوام کی مشکلات کا نہ شعور ہوتا ہے اور نہ ان کو حل کرنے کی صلاحیت..... اس طرح تعلیم کا یہ "نظام" چل رہا ہے۔

ذہنیت ایسی ہوگئی ہے کہ فنی استعداد، علمی قابلیت اور اخلاقی تربیت کے بجائے انگریزی زبان ہی کو علمی قابلیت اور ترقی وکامیابی کی کلید سمجھا جانے لگا اور اس ذہنیت کے نتیجے میں ملک کے طول وعرض میں باقاعدہ ایجوکیشن انڈسٹری وجود میں آ گئی ہے۔ جہاں پیسے لے کر نئی نسل کو میکالے کے نظریہ کے مطابق طرز فکر، اخلاق اور خیالات واحساسات میں انگریز بنانے کا وہ کام ہو رہا ہے جس کی بنیاد آزادی سے پہلے برطانوی استعمار نے ڈالی تھی، ذہنی اور فکری محکومیت کا یہ تصور ان کمرشل اداروں کے ذریعے پوری قوت سے پنجہ مضبوط کر رہا ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ آئندہ کیا ہوگا؟... دنیا کا کوئی بھی ترقی یافتہ ملک اپنی زبان اور روایات سے اس قدر دل برداشتہ نہیں ہے، جس طرح ہم ہیں، علم وفن کی گہرائی تک رسائی بھی اپنی مادری زبان میں ہی زیادہ آسان ہوتی ہے، بنسبت اجنبی زبان کے، چین، جاپان، جرمنی اور فرانس جیسے ممالک بھی تو اپنے تعلیمی اداروں میں اعلیٰ ترین سطح تک اپنی ہی زبان پر انحصار کرتے ہیں۔

ہم بھی اگر انگریزی زبان پر فخر کرنے اور اسی لب ولہجے کو قابلیت کا معیار سمجھنے کے بجائے اپنی ہی قومی زبان کو فروغ دیں اور اسی کو ہر سطح پر تعلیم کا ذریعہ بنائیں تو انشاء اللہ کسی خسارے میں نہیں رہیں گے۔

تعلیم سے متعلق ایک تشویش ناک فیصلہ وہ بھی ہے جو دستور کی حالیہ اٹھارویں ترمیم کے نتیجے میں سامنے آیا ہے کہ تعلیم کو وفاقی دائرے سے نکال کر صوبوں کے انتظام میں دے دیا گیا ہے، جہاں تک خالص انتظامی معاملات کا تعلق ہے اس حد تک تو زیادہ فکر کی بات نہیں ہے، لیکن جہاں تک نصاب اور دیگر بنیادی مقاصد کا معاملہ ہے ایک متحد قوم کے لئے تعلیمی نظام میں یکسانیت نہایت اہم ضرورت کا معاملہ ہے کہ مقاصد اور نصاب کی ہم آہنگی قومی وحدت کی تشکیل کے لئے بنیادی پتھر ہے۔

اگر اس معاملے کو کلی طور پر صوبوں کے حوالے کیا گیا تو قوم جو پہلے ہی سے علاقائی، لسانی اور گروہی تعصبات کی وجہ سے انتشار کا شکار ہے، اس فیصلے کے بعد ہر صوبے کا الگ الگ تعلیمی نظام و نصاب مرکز گریز رجحانات کو مزید بڑھاوا دے گا اور متحد قوم کا تصور عنقا ہو کر رہ جائے گا اور پھر ایسا نہ ہو کہ ملک کی موجودہ سلامتی بھی سوالیہ نشان بن جائے، ملک کے ارباب حل وعقد کو پوری بصیرت اور عاقبت اندیشی سے اس پر غور کرنا چاہئے۔

رب کریم غلط فیصلوں اور خاردار راستوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

علاقہ کے معززین علماء کرام کا مشاورتی اجلاس بسلسلہ سمر کیمپ

کراچی (رپورٹ: مولانا عبدالحی مطمئن) ۹ مئی ۲۰۱۱ء بروز پیر بعد نماز عصر جامع مسجد عائشہ (مرکز ختم نبوت) نئی آبادی بلدیہ ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سمر کیمپ کورس کے حوالہ سے ایک مشاورتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں مفتی فیض الحق، مولانا سعید الرحمن، مولانا [illegible] خالق، مولانا فتح محمد، مولانا محمد اسماعیل، قاری گلزار احمد، سید محمد شاہ، محمد صابر اور محمد اسماعیل ودیگر حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ میزبانی کے فرائض قاری الطاف، قاری ایاز اور راقم الحروف نے انجام دیئے۔ اجلاس میں پروگرام کی بہتری اور ترقی کے لئے مفتی فیض الحق، مولانا سعید الرحمن، سید محمد شاہ اور محمد صابر پر مشتمل چار رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جو علاقہ کو حلقوں پر تقسیم کرکے ہر حلقہ میں کورس کے انعقاد کی ترتیب بنائیں گے۔ اگلا اجلاس ارکان کمیٹی کی مشاورت سے آئندہ ہفتہ طے کیا گیا، جس میں مستقبل کے لئے لائحہ عمل سے متعلق مشاورت کی جائے گی۔

ادائیگی زکوٰۃ ترغیب وآداب

مولانا انیس احمد مظاہری

اللہ جل شانہ نے بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات کا سردار بنایا اور سب سے زیادہ عزت سے نواز کر انواع و اقسام کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے، بالخصوص صرف ایک نعمت ایسی ہے جس سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے صرف مسلمانوں ہی کو مالا مال فرمایا ہے۔ اس کے ثمرات سے مسلمان ہی دنیا وآخرت میں نفع حاصل کرتا ہے۔ وہ عظیم نعمت ایمان اور اسلام کی نعمت عظمیٰ ہے۔

ایمان و اسلام کی حفاظت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نعمت کو ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دیکر سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ''اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے:

(۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی۔

(۲) نماز قائم کرنا۔

(۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔

(۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

(۵) اللہ نے مال واسباب دیے ہوں تو حج کرنا۔

جہنم سے نجات اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لئے اللہ جل شانہ کی توحید والوہیت و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ورسالت کی صدق دل سے گواہی، صحت و بدن کی نعمت کی قدر دانی و شکرانہ کے لئے نماز، روزہ اور مال کی نعمت کے شکرانہ، پاکیزگی کے لئے زکوٰۃ اور جان ومال میں خیر و برکت وشکرانہ کے لئے حج کرنے کا اللہ جل شانہ نے تمام مسلمان بندوں کو ذمہ دار ومکلف بنایا ہے۔ ان اعمال واحکام کے ادا کرنے سے مسلمان کی جان ومال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ کے ساتھ ایمان والوں کا مال ومنال محفوظ بھی رہتا ہے اوران کے ذریعہ اللہ جل شانہ کا قرب ورضا بھی حاصل ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) زکوٰۃ اسلام کا بہت بڑا پل ہے۔

(۲) جو شخص زکوٰۃ ادا کردے تو اس مال کا شر اس سے جاتا رہتا ہے۔

(۳) فرمایا کہ مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ سے محفوظ بناؤ یعنی صحیح طور پر زکوٰۃ ادا شدہ مال عذاب و ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین کام کرلے اس کو ایمان کا مزہ آجائے (الف) صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرے، (ب) اللہ کے سوا کسی کو الہ نہ جانے، (ج) ہر سال خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرلے (بوجھ نہ سمجھے)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے مکان فروخت کیا، حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اس کی قیمت کو احتیاط سے اپنے گھر میں گڑھا کھود کر اس میں رکھ دینا۔'' اس نے عرض کیا کہ: ''اس طرح کنز (خزانہ) جس کے بارے میں قرآن کریم میں وعید آئی ہے، ''والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ'' (سورۂ توبہ پ:۱۰) میں داخل نہ ہو جائے گا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ''جس مال کی زکوٰۃ ادا کردی جائے وہ کنز میں داخل نہیں ہوتا۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان عالی ہے کہ ''مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو، میں اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہوں اور اس میں اللہ جل شانہ کی اطاعت کرتا رہوں۔''

تمام فرائض کی ادائیگی کا طریقہ، معیار، مقدار اور حکم غرض اس سے متعلق تمام احکام نبی کریم صلی اللہ

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

علیہ وسلم نے اپنی امت کی سہولت کے لئے بہت ہی واضح اور آسان انداز میں بیان کردیئے ہیں۔

ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے فرائض کو اس طریقہ کے مطابق ادا کریں، زکوٰۃ بھی اپنے اموال تجارت اور سونے، چاندی کا صحیح حساب لگا کر اس کا ڈھائی فیصد ادا کریں۔ عموماً محض اندازہ سے کل مال کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی بلکہ کچھ زکوٰۃ باقی رہ جاتی ہے اور جتنی مقدار ذمہ میں رہ جائے گی، وہ بقیہ کل مال کی ہلاکت کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے اور فریضہ کی وہ مقدار بھی ذمہ واجب الادا رہے گی جیسا کہ علماء امت نے لکھا ہے اور پھر بقیہ مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ علیحدہ ذمہ ہوگا۔ اللہ کریم غفلت و معصیت سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام، کعبۃ اللہ حطیم میں تشریف رکھتے تھے۔ کسی نے تذکرہ کیا کہ فلاں، فلاں آدمیوں کا بڑا نقصان ہوگیا۔ سمندر کی موج نے ان کے مال کو ضائع کردیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنگل ہو یا سمندر کسی جگہ بھی جو مال ضائع ہوتا ہے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اللہ جل شانہ عم نوالہ نے قرآن کریم میں کامیاب ایمان والوں کی صفات کے بیان میں زکوٰۃ ادا کرنیوالے مؤمنین کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

قابل صد احترام مسلمان بھائیو! اللہ جل شانہ عم نوالہ نے ہم مسلمانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اپنا پسندیدہ و پاکیزہ نظام معاشرت و معیشت عطا فرمایا ہے۔ اس نظام کی خوبی و تاثیر یہ ہے کہ اگر کافر بھی اس کو اختیار کرلے تو وہ دنیا میں اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھائے اور مسلمان کے لئے تو دنیا کی خیروں اور آخرت کی دائمی زندگی کی کامیابیاں، اسی طرح ہر نوع کی ترقیات کے علاوہ اللہ کریم کی سب سے عظیم نعمت رضا و قرب الٰہی ہے۔ ہم مسلمانوں کا ماضی بے نہایت روشن اور خوشحال تھا، مسلمان اپنی معیشت و تجارت زراعت وغیرہ میں اللہ کریم کے احکام پورے کرنے والے تھے۔

پہلا واقعہ:

ماضی کی خوشحالی کی ایک جھلک تاریخ کے اس واقعہ میں دیکھی جاسکتی ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص دس ہزار اشرفیاں لیکر مدینہ طیبہ کی گلیوں میں چکر لگاتا اور گھر گھر جا کر رات بھر دستک دیتا ہے کہ کوئی ضرورت منداس رقم کو قبول کرکے اپنی ضرورت پوری کرلے۔ مگر جس دروازہ پر پہنچتے ہیں وہاں سے جواب ملتا ہے ''انا غنیٌ لا حاجۃ لی'' کہ اللہ کا دیا میرے پاس سب کچھ ہے، ضرورت مند نہیں ہوں۔ پوری رات گزر گئی اور کوئی قبول کرنے والا نہیں، مجبور ہو کر وہ اشرفیاں صبح کو امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کردیں اور مکمل صورت حال سے مطلع کیا۔ پھر یہ رقم بیت المال میں داخل کردی گئی۔

دوسرا واقعہ:

برکۃ العصر قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ نے سنایا: ''ضلع سہارنپور میں بہٹ سے آگے جہاں حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا قیام ہوتا تھا۔ انگریزوں کی کچھ کوٹھیاں تھیں جن میں ان کے کاروباری دفتر تھے اور مسلمان ملازمت کیا کرتے تھے۔ انگریز خود دیگر بڑے شہروں کلکتہ اور دہلی میں رہتے، آمد و رفت رہتی، ایک مرتبہ اس کے قریب جنگل میں آگ لگی اور اکثر لگتی رہتی تھی، تقریباً سب کوٹھیاں جل گئیں۔ ایک کوٹھی کے ملازم نے اپنے افسر کو دہلی جا کر اطلاع دی کہ سب کوٹھیاں جل گئیں اور آپ کی کوٹھی بھی جل گئی۔ وہ انگریز کچھ لکھ رہا تھا، سننے کے بعد بھی اطمینان سے لکھتا رہا، ملازم نے دو، تین مرتبہ کہا حضور سب کچھ جل گیا، اس انگریز افسر نے بہت ہی لاپرواہی سے کہا کہ میری کوٹھی نہیں جلی، میں تو مسلمانوں کے طریقہ پر مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں، اس لئے میرے مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ملازم تو اپنی ذمہ داری نبھانے اور جواب دہی کے خوف سے گیا کہ مالک کہے گا تم نے خبر ہی نہ دی۔ مگر ملازم اس کا جواب سن کر واپس آگیا، آکر دیکھا تو واقعتاً اس کی کوٹھی نہیں جلی۔

ہم مسلمانوں کے لئے بڑی عبرت کا قصہ ہے کہ دیکھئے اس غیر مسلم انگریز کو زکوٰۃ کے فائدے پر کیسا یقین تھا۔

ادائیگی زکوٰۃ کے آداب

اللہ تعالیٰ نے ہر عمل کے آداب میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ ان کے اہتمام سے عمل میں اخلاص اور خشوع و خضوع پیدا ہوجاتا ہے جو در حقیقت ہر عمل کی روح اور جان ہے، جس کی برکت سے وہ عمل اللہ جل شانہ کی

Sonara Gold Colection
سونارا گولڈ کلیکشن
NP1/59 مرادلوہار اسٹریٹ، صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی
Cell: 0300-8932894, 0313-8932894

بارگاہ میں شرف قبولیت پالیتا ہے۔

برکۃ العصر مخدوم العالم قطب الا قطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ واعلی اللہ مراتبہ نے حضرت امام غزالی قدس سرہ کی احیاء العلوم کے حوالہ سے فضائل صدقات میں تفصیل سے ان کو ذکر کیا ہے۔ اجمالی اختصار کے ساتھ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

(۱) زکوٰۃ کی ادائیگی میں جلدی کرے، اس میں اللہ جل شانہ کے امتثال حکم (حکم پورا کرنے) میں رغبت وشوق کا اظہار ہے، فقراء کے دلوں میں مسرت وخوشی کا ذریعہ ہے، دیر کرنے میں اپنے اور مال پر کسی قسم کی بیماری وآفت آجانے کا بھی احتمال ہے۔ جن علماء امت کے نزدیک بلا تاخیر ادائیگی ضروری ہے۔ ان کے نزدیک تاخیر کا گناہ مستقل ہے۔

(۲) زکوٰۃ کی ادائیگی مخفی طریقہ پر کی جائے تاکہ دکھلاوے وغیرہ سے امن رہے اور لینے والے کی پردہ پوشی رہے۔ فقیر ومحتاج ذلت سے بچے، بلا کسی شرعی وجہ کے مخفی ہی دینا افضل ہے۔

(۳) اگر کوئی دینی مصلحت (ترغیب یا اپنے کو تہمت سے محفوظ رکھنا) ہو تو اظہار بقدر ضرورت ایک دو یا حسب حال چند اشخاص کے سامنے کر دیا جائے۔

(۴) زکوٰۃ مستحق کو دیکر نہ احسان جتلایا جائے اور نہ ہی ایذا و تکلیف دے کر فریضہ کو برباد کیا جائے۔

(۵) اپنے عمل وصدقہ کو حقیر جانے اور اپنے پر اللہ کا فضل سمجھے کہ اس نے فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دی۔

(۶) زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اللہ جل شانہ سے قبولیت کی دعا کرلے۔

(۷) اللہ کی راہ میں صدقہ بالخصوص زکوٰۃ کی ادائیگی میں جو اسلام کا اہم فریضہ ہے خود سے عمدہ مال خوش دلی سے ادا کیا جائے۔ اللہ کریم خود پاکیزہ ہیں اور پاکیزہ، عمدہ وطیب مال قبول فرماتے ہیں۔

(۸) اپنے مال زکوٰۃ وصدقات کو ایسے مواقع ومصارف پر خرچ کرے، جس سے اجر وثواب میں زیادتی ہو۔

(الف) متقی، دنیا سے بے رغبت آخرت کے کاموں میں مصروف لوگوں کو دے۔

(ب) اہل علم پر خرچ کرے کہ فریضہ کی ادائیگی کے ساتھ اشاعت علم اور اہل علم کی اعانت کا ذریعہ ہوگا۔

(ج) جس کو صدقہ وزکوٰۃ دی جائے وہ اپنی حاجات وضروریات کا اخفا کرنے والا ہو۔ قلت معاش، آمدنی کا لوگوں سے تذکرہ نہ کرتا ہو۔ لوگوں سے چمٹ کر نہ مانگتا ہو یعنی سفید پوش ہو۔

(د) عیال دار ہو، کسی بیماری ومصیبت میں مبتلا ہو کہ خود کما نہیں سکتا۔

(ھ) مستحق رشتہ دار کو بھی دے کہ ادائیگی فریضہ (زکوٰۃ)، صدقہ کے ساتھ صلہ رحمی کا بھی اجر وثواب شامل ہوتا ہے۔

اللہ کریم اس مختصر تحریر کو بندہ وادارہ کے حق میں اور ہر پڑھنے والے کے لیے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کے ساتھ دارین کی خیروں، نعمتوں میں برکتوں کا ذریعہ بنائیں، نیز اس تحریر کو قبولیت ومقبولیت نصیب فرمائیں۔ ☆☆

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆...... تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقے کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات وبیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆...... پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆...... تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆...... کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆...... رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆...... اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے نام ارسال کی جائیں۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی

فون: 2545573

حضرت مولانا علی محمد حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سندھ کے مایۂ ناز عالم دین، قاطع شرک وبدعت، مجاہد ملت، بقیۃ السلف، استاذ العلماء میرے والد، میرے استاذ، میرے محسن اور میرے مربی استاذ العلماء حضرت مولانا علی محمد حقانی سندھ کی بزرگ شخصیت تھے، وہ بہترین استاذ، بہترین منتظم اور حقیقی معنوں میں اللہ والے تھے۔

ان کی تاریخ پیدائش تحریری طور پر ہمارے پاس موجود نہیں، اپنے سال ولادت کے بارے میں انہوں نے اپنی مبارک زندگی میں ہمیں اور اپنے مختلف احباب کو جو کچھ بتایا اور ہمارے خاندان کے بزرگ اور معمر افراد سے ہمیں جو معلومات حاصل ہوئی ہیں، اس کے مطابق ہمارا اندازہ یہ ہے کہ حضرت کی ولادت ۱۳۲۶ھ کے لگ بھگ ہوئی ہے۔ان کی ولادت لاڑکانہ کے قریب نوڈیرو شہر میں ہوئی، ان کے والد بزرگوار، یعنی میرے داداجان مرحوم امیر بخش سومرو، سید العارفین حضرت مولانا سید تاج محمود امروٹیؒ کے خصوصی معتقدین اور مریدین میں سے تھے، باباجان کی ولادت کے بعد ان کے والد بزرگوار نوڈیرو سے نقل مکانی کرکے لاڑکانہ سے پانچ کلومیٹر مشرق کی جانب دریائے سندھ کے کنارے واقع عاقل نامی گاؤں میں آکر آباد ہوئے۔

حضرت والد مرحوم نے ابتدائی تعلیم عاقل گوٹھ میں حاصل کی، ان کے ابتدائی استاذ حافظ محمد الیاسؒ تھے، اس کے بعد انہوں نے قریب ہی سہوی گوٹھ میں مولانا حافظ محمد کاملؒ سے فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد انہوں نے رتوڈیرو کے قریب چنگل گوٹھ میں مولانا حبیب اللہ نوناریؒ سے صرف، حضرت مولانا خوش محمد میروخانیؒ سے نحو میر، امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے افکار کے امین اور فلسفہ شاہ ولی اللہؒ کے عظیم شارح حضرت علامہ مولانا غلام مصطفی قاسمیؒ سے منطق کی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت حقانیؒ ولی کامل حضرت مولانا عبد العزیز بھانڈویؒ کے رتوڈیرو والے مدرسے میں جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا عبداللہ چانڈیوؒ سے بھی کچھ کتابیں پڑھیں، اس کے بابا حقانیؒ مزید تعلیم کے لئے تھل حمزہ تشریف لائے، جہاں پر انہوں نے خطیب حرم حضرت مولانا محمد مکی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے والد بزرگوار حضرت مولانا خیر محمد حجازیؒ سے اور گمانی شریف میں حضرت سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے تلمیذ رشید، استاذ الاساتذۃ حضرت مولانا بزرگ حبیب اللہؒ سے کافی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد وہ کوٹ مٹھن تشریف لائے، جہاں پر انہوں نے معروف منطقی عالم حضرت مولانا واحد بخشؒ سے شرح تہذیب، قطبی، میر قطبی، رسالہ قطبیہ، حمد اللہ اور دیگر کتابیں پڑھیں، اس کے بعد وہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے پاس تشریف لائے اور ان سے بھی اکتساب فیض کیا، اس کے بعد وہ اَئی شریف تشریف لائے، جہاں پر انہوں نے مشہور استاذ حضرت مولانا ولی اللہؒ سے فلسفہ اور منطق کی کتابیں پڑھیں، بعد ازاں وہ راولپنڈی تشریف لائے، جہاں پر انہوں نے شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ سے اکتساب فیض کیا، اس کے بعد وہ گوجرانوالہ تشریف لائے، جہاں پر انہوں نے حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے تلمیذ رشید، شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدینؒ سے باقی کتابیں پڑھیں اور حضرتؒ نے دورہ حدیث بھی وہیں پر کیا۔

دینی علوم کی تکمیل کے بعد وہ اپنے آبائی گاؤں عاقل تشریف لائے اور وہاں پر انہوں نے دینی مدرسہ قائم کیا اور چھ سات سال عاقل میں درس دیا، اس کے بعد وہ ضلع خیر پور میرس کی ایک بستی کھڑاہو تشریف لائے، جہاں پر انہوں نے چھ سات سال تک دینی تعلیم دی، اس کے بعد انہوں نے ضلع سانگھڑ میں شاہ پور چاکر کے قریب برہون گوٹھ میں ایک سال تک پڑھایا، اس کے بعد وہ ضلع خیر پور کی تحصیل فیض گنج میں پکا چانگ تشریف لائے، وہاں پر بھی انہوں نے چھ سات سال تک پڑھایا، اس کے بعد وہ اپنے آبائی گوٹھ عاقل والوں کے اصرار پر دوبارہ عاقل تشریف لے آئے اور عرصہ دراز تک عاقل میں پڑھاتے رہے، عاقل میں انہوں نے کھیتی باڑی کا سلسلہ شروع کیا تھا، وہ خود بھی اور طلباء بھی اسباق سے فارغ ہونے کے بعد کھیتی باڑی کیا کرتے تھے اور حضرت حقانی صاحبؒ اس کھیتی باڑی سے مدرسے کو چلایا کرتے تھے اس دوران انہوں نے طب کی تعلیم بھی حاصل کی، آپ ماہر طبیب بھی تھے۔ کھیتی باڑی

کے ساتھ وہ روزانہ کچھ وقت اپنا مطب بھی چلاتے تھے، جہاں پر کافی لوگ آتے تھے اور حضرت کے ہاتھوں شفایاب ہوتے تھے۔

عاقل گوٹھ کے زمیندار اس وقت کے پاکستان کے وزیر دفاع خان بہادر محمد ایوب کھڑو صاحب تھے۔ ایک مرتبہ عیدالفطر کے موقع پر حضرت کا ان کے ساتھ اختلاف ہوگیا، حکومت نے اعلان کیا کہ کل عید ہے، علماء کرام نے کہا کہ عید نہیں، حضرت حقانیؒ نے نماز عید پڑھانے سے انکار کیا، جس پر خان بہادر محمد ایوب کھڑو صاحب ناراض ہوگئے اور انہیں حکم دیا کہ آپ میری بستی سے نکل جائیں، لاڑکانہ شہر میں حضرتؒ کے ایک دوست تھے حاجی گل محمد شیخ مرحوم جو اس وقت لاڑکانہ میں میڈیکل اسٹور چلایا کرتے تھے، اس کو پتہ چلا کہ حضرت حقانیؒ کو کھڑو صاحب نے بستی سے نکلنے کا حکم دیا ہے، اس پر وہ حضرتؒ کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے لاڑکانہ میں دودائی روڈ پر واقع اپنی ایک زرخرید جگہ حضرت کو وقف کر کے دے دی، جہاں پر حضرتؒ نے جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث کے نام سے دینی مدرسہ قائم کیا، لاڑکانہ چونکہ رفض اور شرک وبدعات کا مضبوط گڑھ تھا اس لئے وہاں پر توحید کا پرچار کرنا بظاہر ناممکنات میں سے تھا، لیکن حضرت نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے لاڑکانہ میں محنت شروع کی، اس وقت لاڑکانہ میں صحیح العقیدہ مسلمانوں کی ایک یا دو مسجدیں تھیں اور اب لاڑکانہ شہر میں اہل حق کی ۷۰ سے زائد چھوٹی بڑی مسجدیں ہیں، جہاں پر حضرتؒ کے شاگرد یا ان کے شاگردوں کے شاگرد امام اور خطیب ہیں، جو لوگوں کو قرآن اور سنت کی طرف بلا رہے ہیں اور ان کو توحید کا درس دے رہے ہیں۔

ہر دم اللہ اللہ کر، نور سے اپنا سینہ بھر
جئے تو اس کا ہو کر جی، مرے تو اس کا ہو کر مر

حضرت حقانیؒ نے پوری زندگی مدرسے کی پرانی عمارت میں گزاری، انہوں نے اولڈ کیمپس کے قریب ۱۹۷۷ء میں ادارے کی توسیع کے لئے احباب کے تعاون سے ایک پلاٹ خریدا، جہاں پر ادارے کی نئی عمارت نیو کیمپس تعمیر کرائی گئی، الحمدللہ! اس ادارے کے اولڈ کیمپس، نیو کیمپس، دس برانچز اور مدرسۃ البنات میں مجموعی طور پر ایک ہزار سے زائد طلباء اور طالبات اس وقت زیر تعلیم ہیں، بنین میں بھی ہر سال دورہ حدیث تک تعلیم ہوتی ہے اور بنات میں بھی دورہ حدیث تک تعلیم ہوتی ہے، دونوں ادارے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ ملحق ہیں، اس وقت حضرتؒ کا ادارہ اندرون سندھ کی اہم دینی درسگاہوں اور بہترین جامعات میں سے ایک ہے، اس وقت ادارے کے مین کیمپس میں پانچ سو کے لگ بھگ رہائشی طلباء ہیں، جن کا کھانا، پینا مدرسہ کے ذمہ ہے۔

حضرت حقانیؒ کے شاگرد بلامبالغہ ہزاروں میں ہیں، جو اندرون ملک اور بیرون ملک خدمت دین متین میں مصروف ہیں۔ کوئٹہ بلوچستان کے شیخ الحدیث مولانا عبدالقادرؒ، بلوچستان کے شیخ الحدیث مولانا علم الدینؒ، سنی خضدار کے مولانا عبدالقادرؒ، قلات کے سید محمد صدیق شاہؒ، سندھ کے معروف مناظر اسلام، قاطع شرک وبدعت حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاریؒ، بھریا روڈ کے معروف عالم دین حضرت مولانا نور محمد کیریوؒ، برہون کے حضرت مولانا فضل کریمؒ، سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا علی شیر حیدری شہیدؒ، کھرڑاہ کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا رشید احمد سومرو دامت برکاتہم العالیہ، جامعہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے شیخ الحدیث حضرت مولانا جان محمد راجپر دامت برکاتہم العالیہ، دوحہ قطر کے معروف عالم دین مولانا احمد خان مینگل دامت برکاتہم العالیہ، چاہ بہار ایران کے معروف عالم حضرت مولانا محمد نور حسنی دامت برکاتہم العالیہ، حضرت حقانیؒ کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں۔

عمر بھر قرآن کا پیغام پھیلاتا رہا
ہر گھڑی اسلام کی تبلیغ فرماتا رہا

حضرت حقانیؒ ۷۰ کی دہائی میں جمعیت علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کے امیر بھی رہے، لاڑکانہ شہر میں جمعیت کا پہلا جھنڈا ان کے مدرسہ میں لگا، اس نبوی جھنڈے کی پرچم کشائی مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور بابائے جمعیت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے ہاتھوں عمل میں آئی تھی۔ ۷۰ کے انتخابات میں جب جناب ذوالفقار علی بھٹو نے حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے مقابلے میں الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا تو حضرت حقانیؒ نے بھٹو صاحب کے خلاف الیکشن لڑنے کا اعلان کیا اور الیکشن لڑا۔ اس زمانے میں بھٹو خاندان کے خلاف الیکشن لڑنا کوئی معمولی کام نہیں تھا۔ یہ حضرت کی ایمانی غیرت تھی اور حضرت مفتی صاحبؒ کے ساتھ ان کی محبت تھی۔ اس دور میں بابا جان تقریباً اکیلے تھے، اللہ پاک کے سہارے کے سوا کوئی دوسرا سہارا ان کے پاس نہیں تھا، غربت بھی تھی، لیکن اس مرد قلندر نے جمعیت علماء اسلام کا جھنڈا اٹھا کر تن تنہا بھٹو خاندان کے خلاف الیکشن مہم کا آغاز کیا اور لاڑکانہ کے لوگوں نے پہلی مرتبہ جمعیت علماء اسلام کا نام سنا، وہ پوری زندگی جمعیت علماء اسلام کے ساتھ وابستہ رہے، وفات کے بعد جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو اس وقت بھی ان کے جسد خاکی کو پرچم نبوی سے ڈھانپا گیا تھا۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

مفتی اعظم سندھ حضرت مولانا مفتی غلام قادر گھیڑہی والے، استاذ العلماء حضرت مولانا محمد بلال گھیڑہی والے، حضرت مولانا محمد امین گھیڑہی والے اور سندھ کے دیگر مشاہیر حضرت مولانا عبدالرحمن دریا

خان مری والے، حضرت مولانا غلام محمد کولاب جیل والے، حضرت مولانا درمحمد ہنگورجا والے، حضرت مولانا عبداللطیف میمن کنڈیارو والے، حضرت مولانا عبدالرحمٰن سومرو جہان سومرو والے، حضرت مولانا عبد الروف حیدر آباد والے اور حضرت مولانا مفتی شمس الدین حیدرآباد والے ان کے خاص دوستوں میں سے تھے۔ حضرت کے یہ سارے دوست حضرت کی زندگی ہی میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے، حضرت اپنے احباب میں سے بزرگوں کی آخری نشانی تھے، میرے باباجان کی وفات سے ایک عہد کا خاتمہ ہو گیا۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص پورے شہر کو ویران کر گیا

خانقاہ امروٹ شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا علامہ سید محمد شاہ امروٹیؒ، خانقاہ ہالیجی شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا حافظ محمود اسعد ہالیجویؒ، حضرت ہالیجویؒ کے خلیفہ حضرت مولانا عبد العزیز بہانڈویؒ، اور حضرت لاہوریؒ کے خلیفہ حضرت مولانا سائیں محمد حسن صاحب شاہپور چاکر والے دامت برکاتہم العالیہ سے بھی ان کی بڑی عقیدت اور محبت تھی۔

باباجان کی بیعت کا پہلا تعلق قطب الاقطاب حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ سے قائم ہوا تھا۔ حضرت حماد اللہ ہالیجویؒ کے انتقال کے بعد انہوں نے حضرت کے خلیفہ، ولی کامل اور خانقاہ پیر شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا محمد عبد الکریم قریشیؒ سے بیعت کی تجدید کی تھی۔ حضرتؒ نے پوری زندگی قلندرانہ انداز میں گزاری، ان کی درویشی اور سادگی ضرب المثل تھی۔ وہ ریاکاری سے کوسوں دور تھے۔ عقائد کی اصلاح اور اعمال کی درستگی ان کی محنت کا میدان تھا۔ انہوں نے پوری زندگی شرک و بدعات کے تعاقب میں گذاری، رسوم باطلہ کی بیخ کنی کے لئے وہ ہمیشہ مستعد رہے۔ ان کی محنتوں سے ہزاروں لوگوں کو ہدایت ملی۔ قبروں کے پجاری، گھوڑوں کو چاٹنے والے، جھنڈوں کو سجدے کرنے والے حضرتؒ کی محنت سے ایک اللہ کے حقیقی بندے بنے، موحد بنے، مجاہد بنے اور سنت کے پیروکار بنے۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ان کے شاگردوں نے بھی اپنے شیخ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، شہر شہر اور بستی بستی توحید باری تعالیٰ کے نعرے بلند کئے اور لوگوں کو ایک اللہ کی بندگی سکھائی۔

جو رند یہاں سے اٹھا ہے
وہ پیر مغاں کہلایا ہے

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کندیاں شریف والے، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ، حضرت مولانا عبد السمیع شہیدؒ، پیر طریقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مجاہد اسلام حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کئی مرتبہ حضرت والد صاحب کی دعوت پر لاڑکانہ تشریف لائے، انہوں نے کئی مرتبہ جامعہ اسلامیہ لاڑکانہ میں مختلف دینی اجتماعات سے خطاب کیا، حضرت والد صاحبؒ ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔

جامع المنقول والمعقول حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ، پیر طریقت حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ اور محبوب العلماء حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے بھی حضرت بڑی محبت کرتے تھے، ان کی خواہش پر یہ بزرگ بھی لاڑکانہ تشریف لا چکے ہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ اور حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ کی کتابوں کو ہمارے حضرت بہت پسند کرتے تھے، میرے والد بزرگوار، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے بھی بہت بڑے مداح تھے۔ میں جب بھی کسی سفر پر ہندوستان جاتا رہا ہوں تو ہر دفعہ میرے والد بزرگوار مجھے فرماتے تھے کہ کوشش کرکے میں حضرت مدنیؒ کے صاحبزادگان میں سے کسی ایک کو لاڑکانہ لے آؤں، میں نے بہت مرتبہ کوشش کی لیکن افسوس کہ اب تک اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ میرے والد بزرگوار کی زندگی میں تو ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی، لیکن میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا، ممکن ہے کہ میرے باباجان کی وفات کے بعد ہی ان کی خواہش پوری ہو سکے۔

ملک اور ملت کی بھلائی کے لئے پاکستان میں جتنی بھی تحریکیں چلی ہیں، ہمارے حضرتؒ ان تمام تحریکوں میں پیش پیش رہے۔ تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک بحالی جمہوریت میں ہمارے حضرتؒ نے مقامی علماء کی قیادت فرمائی۔ وہ دین کو مکمل نظام حیات کے طور پر نہ صرف مانتے تھے، بلکہ اپنے خطبات اور اپنے مواعظ میں اس حوالے سے لوگوں کی ذہن سازی بھی فرماتے تھے۔ وہ دینی مدارس میں پرانے نظام کو باقی رکھنے کے حق میں تھے اور درس کی پرانی کتابوں کو نصاب سے نکالنے کے شدید مخالف تھے۔ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ طلباء دینی تعلیم اپنی اصلاح اور امت کی اصلاح کی نیت سے حاصل کریں اور دین کو ذریعہ معاش نہ بنائیں۔ وہ اصلاح باطن پر بھی زور دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ کسی نہ کسی اللہ والے سے تعلق قائم کرنا چاہئے۔ وہ فرماتے تھے کہ نفس کے خناس کو مارنے کے لئے اللہ والوں کی صحبت بہت ضروری ہے، اس حوالے سے گویا وہ یہ چاہتے تھے کہ:

تو کو اتنا مٹا کہ تو نہ رہے
تیری ہستی کا رنگ و بو نہ رہے
ہو میں اتنا کمال پیدا کر
کہ بجز ہو کے غیر ہو نہ رہے

ان کی مبارک زندگی میں حضرت امام ولی اللہؒ کی تعلیمات کے مطابق طہارت، سماحت، اخبات اور عدالت کی جھلکیاں نظر آتی تھیں، وہ فرماتے تھے کہ طہارت سے مراد یہ ہے کہ بندے کی نیت بھی پاک ہو، فکر بھی پاک ہو، قلب بھی پاک ہو، دماغ بھی پاک ہو، اسکے کپڑے بھی پاک ہوں اور اس کا جسم بھی پاک ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ جب تک لوگوں کے عقائد ٹھیک نہیں ہوں گے، تب تک بات نہیں بنے گی۔ وہ فرماتے تھے کہ مشرک اللہ کا باغی ہے اور بدعتی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے۔

وہ فرماتے تھے کہ قرآن پاک کے انسانوں پر پانچ حق ہیں، پہلا حق یہ کہ اس چیز کو تسلیم کیا جائے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ دوسرا حق یہ کہ اس کی تلاوت کی جائے۔ تیسرا حق یہ کہ قرآن کے معانی اور مفاہیم کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ چوتھا حق یہ کہ قرآن کے احکامات پر عمل کیا جائے۔ اور پانچواں حق یہ کہ قرآنی قانون کے نفاذ کے لئے محنت کی جائے۔ اسی طرح وہ فرماتے تھے کہ سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی انسانوں پر چار حق ہیں:

پہلا حق یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا سچا اور آخری رسول مانا جائے۔ دوسرا حق یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی جائے۔ تیسرا حق یہ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جائے۔ اور چوتھا حق یہ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے۔ انہوں نے سندھی زبان میں درجنوں کتابیں لکھیں، جو ہزاروں کی تعداد میں کئی کئی بار شائع ہوئیں اور جن کے ذریعے سے بہت سارے لوگوں کو ہدایت ملی، ان کی مطبوعہ کتابوں میں سے عقیدے کے عنوان پر آئینہ اعتقاد مدلل سندھی اور نماز کے مسائل پر دو جلدوں پر مشتمل کتاب نبوی نماز مدلل سندھی نے بڑی مقبولیت حاصل کی۔ انہوں نے مسند امام اعظم کا سندھی ترجمہ بھی کیا، اس کتاب نے بھی علماء کرام سے خراج تحسین وصول کیا۔ اس کے علاوہ ان کی اور بھی چھوٹی بڑی درجنوں کتابیں مختلف اوقات میں شائع ہوئیں، ان کی بہت ساری تصانیف ایسی بھی ہیں، جو ابھی تک شائع نہیں کی جا سکیں، ان غیر مطبوعہ کتابوں میں درسی کتابوں کی شروح بھی شامل ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ سندھی زبان میں قرآن پاک کی تفسیر لکھی جائے، اس پر انہوں نے اپنی عمر کے آخری ۳۰ سال صرف کئے اور الحمد للہ انہوں نے تفسیر قرآن کا کام مکمل کیا۔ یہ تفسیر بھی ابھی تک اشاعت کے انتظار میں ہے، اگر یہ تفسیر شائع ہو جائے تو امید ہے کہ یہ تفسیر اہلیان سندھ کے لئے ایک مثالی اور یادگار تفسیر ثابت ہوگی۔

گمراہوں نے راہ پائی جن کی تصنیفات سے
جاہلوں نے علم سیکھا ان کی تعلیمات سے

یلوح الخط فی القرطاس دھراً
وکاتبہ رمیم فی التراب

حضرت جب تک صحت مند رہے، تہجد پابندی سے پڑھتے رہے اور رمضان المبارک میں آخری عشرے کا اعتکاف بھی پابندی کے ساتھ کرتے رہے۔ دو تین پارے روزانہ قرآن پاک کی تلاوت، روزانہ پندرہ بیس اسباق پڑھانا، اوراد مسنونہ کی پابندی اور اس کے علاوہ تصنیف وتالیف کے لئے وقت نکالنا، یہ ان کی کرامت تھی۔ انہوں نے زندگی بھر وعظ ونصیحت کے ذریعے بھی لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی طرف بلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، وہ ہر وقت احقاق حق وابطال باطل میں مصروف رہے، دینی معاملات میں سیدھی سیدھی سناتے تھے، ان کی حق گوئی اور بے باکی کو علاقے کے لوگ زندگی بھر یاد رکھیں گے۔

میرے بابا جان تقریباً ۱۰۷ برس کی عمر میں ۱۱ اپریل ۲۰۱۱ء بمطابق ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ بروز پیر کی صبح ۱۱ بجے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

''اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر''

اسی روز شام کو ان کا جنازہ ہوا، ان کے جنازے کی نماز خانقاہ پیر شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبد العزیز قریشی دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی۔ حضرتؒ کی نماز جنازہ میں ہزاروں لوگ شریک ہوئے، جن میں اکثریت علماء اور صلحاء کی تھی۔ ان کو نماز مغرب کے قریب ان کے آبائی گاؤں عاقل کے قریبی قبرستان میں ان کے والد بزرگوار (یعنی میرے دادا جان) اور ان اہلیہ محترمہ (یعنی میری امی جان) کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

''خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را''

حضرت نے اپنے پسماندگان میں مجھ سمیت ۴ بیٹے، ۳ بیٹیاں، ۱۴ پوتے، ۱۲ نواسے، ۱۱ نواسیاں، ۳ پڑپوتے، ۲ پڑپوتیاں، ۲۲ پڑنواسے اور ۱۸ پڑنواسیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ حضرتؒ کا خاندان اس وقت ۱۰۱ افراد پر مشتمل ہے، حضرتؒ اپنے خاندان کے پہلے عالم تھے اور اس وقت حضرتؒ کے خاندان میں سے ۹ عالم ہیں، ۱۱ حافظ ہیں، ۶ عالمات ہیں، ۷ بچے اور ۶ بچیاں دینی علوم کے حصول میں مصروف ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت بابا جان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی نسبتوں کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرتؒ نے لاڑکانہ میں جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث کے نام سے جو دینی گلشن قائم کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس گلشن کی آبیاری کی توفیق نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ حضرت کے سارے خاندان کو قیامت تک خدمت دین متین کے لئے منظور ومقبول فرمائے، آمین۔ ☆☆

آنجہانی مرزا قادیانی کا سفر جہنم

مولانا توصیف احمد

انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی اپنی قوم اور امت کے لئے باعث فخر ہوا کرتی ہے اور قوم اپنے نبی کی زندگی اور سیرت کو اپنے لئے اسوہ اور نمونہ سمجھتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ تو نبوت کا کیا، مگر اس کے اعمال اور کرتوت پوری قادیانیت کے لئے آج تک باعث عار اور باعث شرم بنے ہوئے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی پیدائش سے لیکر موت تک ایک عجوبہ تھا۔ نبی اپنی قوم کا دفاع کرتا ہے، لیکن یہاں پوری قادیانیت مل کر مرزا کی زندگی کا دفاع کر رہی ہے اور اس کو پاک دامن بنانے کی کوشش کرتی ہے کچھ اس طرح مرزا کی موت کے بارے میں بھی قادیانی اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے مرزا کی موت "ہیضہ" سے ہوئی مگر قادیانی اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور ذلت ناک موت کو بابرکت موت بنا کر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ قادیانی مربی نے اپنی ویب سائٹ پر "موت مرزا" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مرزا کی موت "اسہال" سے ہوئی اور اس پر دلائل دیئے۔

دلیل نمبر۱:... ڈاکٹروں نے رپورٹ میں وجہ موت "اسہال" قرار دیا۔

دلیل نمبر۲:... مرزا کا جنازہ لاہور سے قادیان لائے تو کچھ سفر ریل میں طے ہوا اور ریلوے قانون میں وبائی ہیضہ والی نعش کو ریل گاڑی میں لے کر جانے کی اجازت نہیں تھی، لہٰذا مرزا کو اسہال تھا۔

اب حقیقت ملاحظہ فرمائیں:

ہیضہ اوپر نیچے سے قے اور دست آنے کو کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب میں خود لکھا:

"خاکسار نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا، مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے، اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا، میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی، تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے کہا کہ تم اب سو جاؤ، میں نے کہا نہیں، میں دباتی ہوں، اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا، مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے، اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی، مگر ضعف بہت ہو گیا تھا، اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔"

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص:۱۱)

"میں نے چارپائی کے پاس انتظام کیا اور آپ وہیں فارغ ہوئے اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔"

یہ ہیضہ نہیں تھا تو اور کیا تھا؟ خود مرزا نے اقرار کیا کہ مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا، مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر کا بیان ملاحظہ فرمائیں:

"حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا، جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا، جب میں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے، اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی، یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد

آپ کا انتقال ہوگیا۔“

مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر کے خود نوشتہ حالات مندرجہ ”حیات ناصر“ (ص:۱۴) مرزا نے کچھ طب کی کتابیں پڑھی تھیں، اس لئے مرزا نے اپنے مرض کی تشخیص کر لی تھی اور خود مرزا کا اقرار موجود ہے، اب قادیانی یا تو مرزا کو جھوٹا قرار دیں یا مرزا کے قول کو تسلیم کر لیں۔

ان دو حوالوں سے معلوم ہوا کہ مرزا کی موت ”ہیضہ“ سے ہوئی، ڈاکٹروں کا وجہ موت ”اسہال“ کو قرار دینا کوئی دلیل نہیں، دیکھنا یہ ہے کہ یہ ڈاکٹر کون تھے؟ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ دونوں قادیانی تھے۔ ظاہر ہے ان دونوں نے اپنے پیشوا کی عزت بچانے کے لئے رپورٹ میں ”اسہال“ ہی لکھنا تھا، تاکہ عزت محفوظ رہے اور تیسرا ڈاکٹر انگریز تھا، خود مرزا کے مرید قاضی اکمل نے لکھا:

”آخر معلوم ہوا کہ حضور اس وقت نازک حالت میں ہے، تھوڑی دیر بعد انگریز ڈاکٹر آیا مگر آتے ہی چلا گیا۔“

(اخبار الحکم، مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

اور ریلوے قانون کا تذکرہ کرنا آنکھوں میں دھول ڈالنے کے مترادف ہے، ریلوے اسٹیشن میں افسران کون تھے؟ حکومت کس کی تھی؟ مکمل انگریزوں کی حکومت تھی اور مرزا انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا اور گورنمنٹ برطانیہ کو قادیانی رحمت الٰہی قرار دیتے تھے۔

”ایک طرف تو ہم پر آپ کے انتقال کی مصیبت پڑی تھی، دوسری طرف لاہور کے شورہ پشت اور بدمعاش لوگوں نے بڑا غل غپاڑہ اور شور برپا کیا تھا اور ہمارے گھر کو گھیر رکھا تھا کہ ناگہاں سرکاری پولیس ہماری حفاظت کے لئے رحمت الٰہی سے آ پہنچی اور اس نے ہمیں ان شریروں کے دست ظلم سے بچا کر بحفاظت تمام ریلوے اسٹیشن تک پہنچا دیا، ہم سرکار دولت مدار انگریزی کے نہایت شکر گزار ہیں جس نے ہمیں امن دیا اور ہمارے کمینہ دشمنوں سے ہمیں بچایا۔“ (حیات ناصر ص:۱۴، ۱۵)

جب حکومت انگریزوں کی تھی اور ڈاکٹر بھی انگریز اور قادیانی تھے اور مرزا انگریز کا ناؤٹ تھا تو پھر قانون کیا حیثیت رکھتا ہے؟ جہاں سفارش، چاپلوسی، دولت کی ریل پیل، کاسہ لیسی ہو تو وہاں خلاف قانون کام ہوتا ہے اور انگریز اپنے ناؤٹ کو غیر قانونی طور پر ریل گاڑی کی اجازت نہیں دیں گے تو اور کس کو دیں گے؟

مرزا بشیر احمد نے اس موقع پر دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کیا اور مرزا کی موت پر کہا کہ مسیح موعود (مرزا) پر آخری وقت میں جو حالات آئے اس کی وجہ یہ تھی انبیاء کرام علیہم السلام پر موت کے وقت ایسے حالات آتے ہیں، دیکھیں:

”خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ مرض موت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سخت کرب تھا اور نہایت درجہ بے چینی اور گھبراہٹ اور تکلیف کی حالت تھی اور ہم نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کا بھی بوقت وفات قریباً ایسا ہی حال تھا، یہ بات ناواقف لوگوں کے لئے موجب تعجب ہوگی، کیونکہ دوسری طرف وہ یہ سنتے اور دیکھتے ہیں کہ صوفیاء اور اولیاء کی وفات نہایت اطمینان اور سکون کی حالت میں ہوتی ہے سو دراصل بات یہ ہے کہ نبی جب فوت ہونے لگتا ہے تو اپنی امت کے متعلق اپنی تمام ذمہ داریاں اس کے سامنے ہوتی ہیں... مگر صوفیاء اور اولیاء ان فکروں سے آزاد ہوتے ہیں، ان پر صرف ان کے نفس کا بار ہوتا ہے مگر نبیوں پر ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں انسانوں کا بار، بس فرق ظاہر ہے۔“

(سیرت المہدی، حصہ اول ص:۱۲)

اس عبارت میں ایک طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی تو دوسری طرف مرزا کو نبی کہا گیا، تمام تر تفصیلات سے معلوم ہوا مرزا ہیضہ کی موت سے مرا تھا، آخری بات!

مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا، مرزا سے سوال ہوا کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تو دجال بھی ہوگا، آپ کے ہاں دجال کون ہے؟ مرزا نے کہا: دجال سے مراد انگریز ہیں۔

سوال ہوا: دجال کے ساتھ گدھا بھی ہوگا، مرزا نے کہا: گدھا سے مراد ریل گاڑی ہے، کیونکہ یہ انگریزوں کی ایجاد ہے، عجیب اللہ کی شان مرزا کی موت کے وقت دجال (انگریز ڈاکٹر) مرزا کا ڈاکٹر تھا، اور موت کے بعد مرزا کی لاش دجال کے گدھے (ریل گاڑی) پر گئی۔

قادیانیوں کو دعوت فکر ہے مرزا کی موت سے عبرت پکڑ کر قادیانیت پر دو حرف بھیج کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اگر قادیانیت اپنی ضد پر قائم ہے اور مرزا کو سچا اور اس کی موت کو بابرکت سمجھتے ہیں تو مسلمانوں کا قادیانیوں سے مطالبہ ہے کہ ہم دعا کرتے ہیں، اللہ رب العزت ہم مسلمانوں کو ایسی موت نصیب فرمائیں، جس طرح ہمارے پیارے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت آئی اور قادیانی دعا کریں ان کو ایسی موت آئے، جس طرح ان کے مرزا قادیانی کو موت آئی۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

قادیانی سوالات اور ان کے جوابات!

دوسری قسط

مولانا غلام رسول دین پوری

واقعہ: حدیث پاک میں ہے۔ حضرت معاویہ بن حکمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میری ایک باندی ہے جو میری بکریاں چراتی ہے۔ میری ایک بکری گم ہوگئی تو میں نے اس سے پوچھا: بکری کہاں گئی؟ اس نے کہا: بھیڑیا کھا گیا ہے۔ میں نے غصہ میں اس کے چہرے پر طمانچہ رسید کردیا۔ کیا مجھ پر کفارہ بھی ہے؟ مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ مؤمنہ بھی ہے یا نہیں کہ کفارہ میں اسے آزاد کردوں اور اپنے جرم کی بھی تلافی کرلوں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لے آؤ'' چنانچہ معاویہ بن حکمؓ اس باندی کو حضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آپؐ نے اس باندی سے استفسار فرمایا: ''این اللہ؟'' ﴿اللہ کہاں ہے؟﴾ بولی: ''فی السماء'' ﴿کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہیں۔﴾ فرمایا: ''من انا؟'' ﴿میں کون ہوں؟﴾ بولی: ''انت رسول اللہ'' ﴿آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔﴾

آپؐ نے معاویہ بن حکمؓ سے ارشاد فرمایا: ''انہا مؤمنۃ'' ﴿یہ تو ایماندار باندی ہے﴾ لہٰذا اسے آزاد کیا جاسکتا ہے۔ دیکھئے! اس حدیث میں باندی نے سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی نسبت آسمان کی طرف کی اور آپؐ نے اسے قبول فرمالیا اور اس کے ایمان کی شہادت بھی دی۔

اور دوسری آیت مبارکہ ہے: ''ءامنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا'' ﴿کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو جو آسمان میں ہے۔ یہ کہ تم پر پتھروں کی بارش برسائے۔﴾ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کی نسبت آسمان کی طرف کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ بیسیوں آیات اور بیسیوں احادیث مبارکہ میں اس طرح کے الفاظ اور اس طرح کا مضمون وارد ہے اور خود مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتابوں میں جگہ جگہ آسمان کا لفظ لکھا۔ مثلاً براہین احمدیہ میں لکھا ہے:

''حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔''

(براہین احمدیہ ص۳۶۱ حاشیہ، خزائن ج۱ ص۴۳۱)

اسلم قادیانی: میرا سوال آسمان کے بارے میں تو ہے ہی نہیں؟

مولانا اللہ وسایا: نہیں بھائی، جو قادیانی اس طرح کا سوال کرتے ہیں میں ان کے جواب میں کہہ رہا ہوں۔ تو تو میرا بھائی ہے۔ میری یہ گفتگو میری یہ درخواست اور گزارش ان قادیانیوں سے متعلق ہے جو اس طرح کے الٹے پلٹے سوال کرتے ہیں۔

سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) آسمانوں کی طرف روح اور جسم دونوں کے ساتھ اٹھائے گئے ہیں۔ اس بات کو مضبوط اور پختہ کرنے کے لئے آگے قرآن کہتا ہے: ''عزیزاً حکیما'' یہاں دو لفظ ذکر فرمائے ہیں۔ (۱)عزیز۔ (۲)حکیم۔ عزیز کا معنی طاقت والا، زبردست ہے اور حکیم کا معنی حکمت والا ہے۔ اگر ''بل رفعہ'' میں روحانی طور پر اٹھایا جانا مراد ہو تو ''بل رفعہ'' کی ''عزیزاً حکیما'' کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رہتی۔ اس لئے کہ ''عزیز'' اور ''حکیم'' دونوں لفظ ایسے موقع پر استعمال کئے جاتے ہیں جہاں پر کوئی عجیب و غریب امر پیش آیا ہو۔ یہاں عجیب امر جسم اور روح کا آسمان پر اٹھایا جانا پیش آیا ہے۔ اس لئے قرآن میں ''عزیزاً حکیما'' فرمایا ہے۔

نکتہ:

بھائی اسلم دیکھئے! ہر لطیف چیز کا مرکز اوپر ہے اور ہر کثیف چیز کا مرکز نیچے۔ اسے ایک مثال سے سمجھیں، دیکھیں۔ گیند ہے، اس میں ہوا بھر کر اس کا منہ بند کرکے پانی کی تہہ میں لے جاکر چھوڑیں گے تو پانی کو چیرتی ہوئی اوپر آجائے گی۔ اس لئے کہ ہوا ایک لطیف چیز ہے اور اس کا مرکز اوپر ہے۔ اس لئے یہ اپنے مرکز کی طرف خودبخود آگئی۔ اسی طرح اینٹ، پتھر، ڈھیلا اوپر پھینکے جائیں تو یہ نیچے تڑاخ کرکے گریں گے۔ بالکل یوں ہی سمجھیں کہ روح ایک لطیف چیز ہے اور ہر کسی کی روح اوپر جاتی ہے تو یہاں اللہ کی صفت عزیز کیسے ثابت ہوگی؟ جس کا معنی طاقت کا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طاقت یہاں کیسے ثابت ہوئی؟ یاد رکھیں! جس جسم نے (جو کہ کثیف ہے) یہاں رہنا تھا وہ اوپر چلا گیا۔ اب یہ کہ کیسے چلا گیا۔ قرآن نے کہا ''عزیزاً'' (کہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے، طاقت والا ہے) وہ اپنی قوت وطاقت سے سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اوپر لے گیا۔ اب رہا یہ سوال کہ پیغمبر تو اور بھی ہیں۔ سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو کیوں اٹھا کر لے گیا؟ تو قرآن نے کہا

''حکیما'' (وہ حکمت والا ہے) اس نے اپنی حکمت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اوپر اٹھالیا ہے تم کون ہو میں میں کرنے والے۔

پھر سوال ہوتا ہے کہ کیا سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ساری زندگی وہاں آسمانوں پر ہی رہیں گے؟ تو اس کے جواب میں آگے قرآن کہتا ہے:

''وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا'' (نساء:۱۵۹)

ترجمہ: ''اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔ اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔''

مطلب یہ ہے کہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر تشریف فرما ہیں۔ ساری زندگی وہاں نہیں رہیں گے۔ قرب قیامت میں دجال پیدا ہوگا۔ اس وقت تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور یہود ونصاریٰ کے دو گروہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل وصلیب کے مدعی تھے یا ہوں گے۔ وہ حضرت کو دیکھ کر ایمان لائیں گے اور اس بات کا یقین کرلیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ مرے نہیں تھے۔ پھر کچھ عرصہ دنیا میں رہ کر انتقال فرمائیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

اب وہ کیا کارنامے سرانجام دیں گے؟ تو اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخاری شریف (جسے مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتابوں میں اصح الکتب بعد کتاب اللہ کتاب البخاری کہا ہے) میں ہے:

''قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب، ویقتل الخنزیر، ویضع الحرب، ویفیض المال، حتی لا یقبله احد، حتی تکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرةؓ واقروا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا'' (بخاری شریف ج:۱ ص:۴۹۰)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب تم میں ابن مریم علیہما السلام حاکم عادل ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر (سؤر) کو قتل کریں گے۔ جنگ کا خاتمہ کریں گے۔ مال ودولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگوں کی نظر میں ایک سجدہ کی قدر وقیمت دنیا ومافیہا سے زیادہ ہوگی۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ فرمانے لگے۔ اگر تم چاہو تو بطور تائید کے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھ لو۔ ''وان من اهل الکتاب...... الخ'' (اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے)۔''

دیکھیں بھائی اسلم! اس حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد کے فرائض اور دیئے جانے والے کارنامے ذکر فرمائے ہیں۔

۱..... پہلی بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہوں گے۔ یہاں انصاف کا راج ہوگا۔

۲..... نصاریٰ کا سب سے بڑا شعار صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ یعنی صلیب پرستی ختم ہوجائے گی۔

۳..... خنزیر کو قتل کردیں گے۔ یعنی جو حلال سمجھ کر اسے کھاتے اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور اسے پالتے ہیں۔ وہ خود خنزیر کا صفایا کردیں گے۔

اسلم قادیانی: حضرت! کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود خنزیروں کو قتل کریں گے؟ یہ تو نبی کے منصب اور اس کی شان کے خلاف ہے؟

مولانا اللہ وسایا: بھائی اسلم! آپ بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ! ساری صورتحال آپ پر واضح ہوجائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ! خود خنزیروں کو قتل نہیں کریں گے۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے خنزیر کھانے والی اور اس کا ریوڑ پالنے والی قوم نہ رہے گی۔ وہ قوم اس لئے نہیں رہے گی کہ اس وقت سب کے سب مسلمان ہو جائیں گے۔ جب وہ مسلمان ہو جائیں گے تو اب وہی مسلمان جو خود اپنے ہاتھ سے خنزیر کو پالتے تھے وہی اپنے ہاتھوں سے خنزیروں کو قتل کریں گے۔ یہ قتل چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا اور آپ کا نزول، قتل کا سبب بنا اس لئے قتل کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کردی گئی۔ اب میں مثال کے ساتھ آپ کو سمجھاتا ہوں۔ دیکھئے! ذوالفقار علی بھٹو کو جنرل ضیاء الحق نے پھانسی دی۔ دی یا نہیں دی؟ جی بالکل دی۔ حالانکہ پھانسی کا فیصلہ کرنے اور سنانے والا مشتاق احمد (چیف جسٹس لاہور) تھا اور پھانسی کا پھندا گلے میں ڈالنے اور لٹکانے والا مشہور جلاد ''تارا مسیح'' تھا۔ مگر بایں ہمہ پھانسی کی نسبت

جنرل ضیاء الحق کی طرف کی جاتی ہے اور کی جاتی رہے گی۔ کیونکہ یہ پھانسی والا کام اس کے عہد اقتدار اور اس کی سلطنت میں ہوا۔ حالانکہ اس نے خود پھانسی نہیں دی۔ دوسری مثال لیجئے! جنرل ایوب خان نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں فتح حاصل کی۔ حالانکہ لڑنے والے فوجی تھے۔ چونکہ عہد حکومت اور سلطنت ایوب خان کی تھی اور حکم اس کا تھا۔ اس لئے فتح کی نسبت ایوب خان کی طرف کی جائے گی۔ اسی طرح خنزیر چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ختم ہوں گے تو احادیث مبارکہ میں اس کا کریڈٹ آپ کو دیا گیا۔

بھائی اسلم! اگر قادیانیوں کے بقول قتل خنزیر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین لازم آتی ہے تو پھر قادیانی جماعت کے بہت بڑے مفتی، مفتی صادق اپنی کتاب ''ذکر حبیب'' میں لکھتے ہیں:

''مرزا قادیانی کے ایک مرید نے شکایت کی کہ لوگ مجھے کتا مار پیر کہتے ہیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ خدا نے مجھے سور مار کہا ہے۔''

(ذکر حبیب ص۱۹۲)

اس کے علاوہ تحفہ گولڑویہ، براہین احمدیہ، کشتی نوح، سیرت المہدی وغیرہ مرزا قادیانی کی کتابوں میں اس طرح کی باتیں موجود ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے قتل خنزیر باعث ملامت ہے تو مرزا قادیانی کے لئے کیوں نہیں؟ اچھا آگے چلئے۔

۴..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگ کا خاتمہ کر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے۔ صرف ایک دین، دین اسلام باقی رہے گا۔ اسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:

''حتی یهلک اللّٰه فی زمانه الملل کلها غیر الاسلام''

ترجمہ: ''حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان ومذاہب کا خاتمہ کردیں گے۔''

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت قتل خنزیر اور جنگ موقوف کرنے پر کیا اشکال باقی رہا؟۔

۵..... مال ودولت کی بہتات ہوگی۔ یعنی اخروی برکات کے ساتھ ساتھ دنیاوی برکات کا ظہور بھی ہوگا۔

۶..... عبادت محبوب ہوگی۔ حضرت ابوہریرہؓ ہوں یا دیگر صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) قرآن پاک کی تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں ڈھونڈتے تھے۔ اس حدیث پاک میں بھی حضرت ابوہریرہؓ نے آیت ''وان من اهل الکتاب'' کی تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے کر کے فرمایا۔ اگر تمہیں یقین نہیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''وان من اهل الکتاب'' پڑھ کے دیکھ لو۔ دیکھ بھائی اسلم! پہلی آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے اور اس آیت میں واپس آنے کا ذکر ہے۔ خود مرزا قادیانی نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ براہین احمدیہ میں لکھتا ہے: ''هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ...... الخ کے تحت یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''

(براہین احمدیہ ص۴۹۸،۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳)

یہ تھی وہ آیت کریمہ جس کے متعلق آپ پوچھ رہے تھے اور میں نے تفصیل آپ کے سامنے رکھ دی۔

ایک قادیانی سے گفتگو:

ایک قادیانی سے میری گفتگو ہو رہی تھی۔ دوران گفتگو کہنے لگا۔ عیسیٰ فوت ہوگئے۔ ان کی جگہ آیا مرزا قادیانی۔ میں نے کہا دلیل؟ کہنے لگا قرآن میں ہے عیسیٰ فوت ہوگیا ہے۔ میں نے کہا میں نے مان لیا فوت ہوگیا تو فوت شدہ کیسے آ گیا؟ یہ بات مجھے سمجھا دے۔ میں نے کہا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی کام رہ گیا تھا کہ فوت ہونے والے کے بارے میں کہتے رہے کہ وہی دوبارہ آئے گا؟ کیا یہی کام رہ گیا تھا۔ بس! کوئی تو عقل کی بات ہونی چاہئے۔

بھائی اسلم! کیا اسلم اور عبدالرشید ایک کچھ ہوسکتے ہیں؟ جمیل اور عبدالرشید ایک ہوسکتے ہیں؟ عبدالرشید جمیل کے گھر جا کر دروازہ پر دستک دے اندر سے آواز آئے کون؟ عبدالرشید کہے میں جمیل! وہ کہیں تو تو عبدالرشید ہے۔ تو جمیل کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ کہے نہیں جناب میں جمیل ہوں۔ جب جمیل اور عبدالرشید ایک نہیں ہوسکتے۔ اگر ایسا ہو تو دنیا کا نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ معاشرہ تباہ وبرباد ہو جائے گا۔ یہ تیرے سوچنے کی باتیں ہیں۔

بھائی اسلم! ایک اور بات کہتا چلوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی قسم اٹھا کر فرما رہے ہیں:

''کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عنقریب عیسیٰ بیٹا مریم علیہا السلام کا تم میں نازل ہوگا۔''

اس کے بالمقابل مرزا قادیانی قسم اٹھا کر کہتا ہے:

''ابن مریم مر گیا حق کی قسم۔''

(ازالہ اوہام ص[illegible]، خزائن ج۳ ص۵۱۳)

(جاری ہے)

عُشر کے مسائل

مولانا غلام رسول دین پوری

زمین، اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت:

اللہ تعالیٰ نے انسان پر بے شمار انعامات فرمائے ہیں، جنھیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ ان انعامات میں سے ایک بہت بڑی نعمت زمین ہے، جسے اپنی قدرت سے بنایا اور اس میں سے قسم قسم کے پھل، پھول، طرح طرح کی فصلیں، غلہ، اناج اور نباتات پیدا فرمائے اور ان کی آبیاری ونشوونما کے لئے پانی کا وسیع وعریض انتظام کردیا ہے، جو ہر جگہ مہیا ہے اور حسب ضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر زمین کو انسان کے ایسے تابع کردیا کہ اس میں ہل چلائے، نہریں کھودے، مکانات تعمیر کرے، پیدل یا سواری پر سفر کرے تو یہ چوں نہیں کرتی۔ بہر حال زمین اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت ہے جو سوچ سے بھی باہر ہے، خوراک کا گودام ہے، کپڑوں کا ایک بہت بڑا صندوق ہے جو صدیوں سے حضرت انسان کو خوراک اور کپڑے مہیا کررہی ہے۔ یہ سب چیزیں انسان کے بس میں نہیں، انسان صرف ہل چلاکر دانہ بکھیر کر پانی لگاکر، کھاد اور اسپرے کرکے فارغ ہوجاتا ہے، اس دانہ کو اگانا، اس کی حفاظت کرنا، تناور بنانا، پھل اور پھول لگانا یہ سب اس خالق و مالک کا کام ہے جس کے پاس ساری قوتیں ہیں، اس لئے وہ حضرت انسان کو بار بار فرماتا ہے:

’’ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ۔‘‘

ترجمہ: ’’کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔‘‘

اس لئے اس نعمت پر ہم جتنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے۔

زمین کا حق اور وجوب عشر:

زمین کی پیداوار کے انسانوں پر حقوق ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ جو چیز تھوڑی یا بہت زمین سے پیدا ہو اس کا عشر ادا کرے، جس طرح دوسرے اموال (سونا، چاندی، اونٹ، گائے بکری وغیرہ) کے لئے زکوٰۃ کے احکامات ہیں، اسی طرح زمین کی پیداوار کے لئے زکوٰۃ عشر ہے، اس کا ثبوت قرآن پاک سے ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ‘‘

ترجمہ: ’’اور فصل کاٹنے کے وقت اس کا حق دیا کرو!‘‘

دوسری جگہ ارشاد ہے:

’’وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۔‘‘

ترجمہ: ’’کہ ہم نے زمین سے جو کچھ تمہارے لئے نکالا ہے، اس میں سے خرچ کرو!‘‘

سہ روزہ ردِّ قادیانیت کورس نواب شاہ

نواب شاہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کی طرف سے یکم تا ۳ر مئی کو جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں ردِّ قادیانیت کورس منعقد کیا گیا۔ کورس کا دورانیہ مغرب تا عشاء اور بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ مقرر کیا گیا اور آخر میں روزانہ سوال و جواب کی نشست مقرر کی گئی، جس میں شرکاء قادیانیت کے متعلق مختلف سوالات کرتے رہے اور حضرات مناظرین نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ کورس کو آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت قاری عطاء الرحمن مدنی نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے ابتدائی بیان کیا۔

یکم مئی ۲۰۱۱ء کو حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن صاحب تشریف لائے اور ’’کذبات مرزا‘‘ پر تفصیل سے گفتگو فرمائی۔

۲ر مئی ۲۰۱۱ء کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب تشریف لائے اور ’’اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی‘‘ پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور حوالہ جات نوٹ کروائے۔

۳ر مئی ۲۰۱۱ء کو مولانا قاضی احسان احمد نے ’’عقیدۂ ختم نبوت‘‘ کو قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس کی روشنی میں بیان کیا۔ اس کورس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے تین سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے کورس کے شرکاء کو کاغذ، قلم فراہم کئے گئے اور تینوں دن قیام وطعام کا بھی بندوبست کیا گیا اور کورس کے اختتام پر شرکاء میں جماعت کے لٹریچر، اسٹیکر وغیرہ کے پکٹ اور کیلنڈر تقسیم کئے گئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کورس کے دور رس نتائج ظاہر ہوں گے۔

حضرات فقہاء کرام اور مفسرین نے اس سے ثابت کیا ہے کہ زمین کی پیداوار پر عشر ہے۔

عشر کی تعریف:

اگر زمین بارانی ہو کہ بارش سے سیراب ہوتی ہو تو پیداوار اٹھانے کے وقت اس پر دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دینا واجب ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر دس من گندم ہو تو دسواں من عشر نکالا جائے گا اور اگر زمین نہری پانی یا ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب کی جاتی ہے تو اس کی پیداوار پر بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے مثال کے طور پر بیس من گندم ہو تو بیسواں من دیا جائے گا۔

عشر کے مسائل:

☆...... باقی احکام کے واجب ہونے کے لئے عاقل، بالغ ہونا شرط ہے جبکہ عشر کے واجب ہونے کے لئے عاقل، بالغ ہونا شرط نہیں، زمین کا مالک بچہ یا مجنون ہو تو اس کے سرپرست کے ذمہ اس کے عشر کا ادا کرنا ضروری ہے۔

☆...... عشر کے واجب ہونے کے لئے زمین کا مالک ہونا بھی ضروری نہیں کسی سے مانگ کر یا ٹھیکہ پر لے کر زراعت کی ہو تو اس کی پیداوار پر زراعت کرنے والے کے ذمہ عشر واجب ہے۔

☆...... مسجد یا مدرسہ وغیرہ کے لئے زمین وقف ہو تو اس پر بھی عشر واجب ہے۔

☆...... سال میں جتنی بار فصلیں آئیں گی، ہر نئی فصل پر عشر واجب ہوگا، عشر واجب ہونے کے لئے پورا سال کا گزرنا ضروری نہیں، جس طرح زکوٰۃ میں ہوتا ہے۔

☆...... آدمی پر اگر قرض بھی کیوں نہ ہو تب بھی عشر واجب ہوگا، قرض کی رقم منہا نہیں کی جائے گی۔

☆...... زمین کے اخراجات مثلاً ہل، کھاد، اسپرے کٹائی کی مزدوری اور تھریشر کی مزدوری وغیرہ نکالنے سے پہلے عشر نکالا جائے۔

☆...... اناج، ترکاری، میوہ جات، پھل، لہسن، پیاز، دھنیہ، توری، کدو، کریلا، خربوزہ، تربوز، آم، کنوں، گندم، چاول، چنا، جو، مکی، جوار، باجرہ، کپاس، کھجوریں، گنا، ککڑی، کھیرا، بینگن وغیرہ ہر چیز پر عشر واجب ہے یعنی بیسواں حصہ۔ اسی طرح اخروٹ، بادام، مٹر وغیرہ ہو گئے۔

☆...... اگر پیداوار ہلاک ہوجائے تو جتنی ہلاک ہوا اس حصے کا عشر معاف ہے اور جتنا حصہ باقی ہو اس کا عشر ادا کیا جائے۔ اگر خدانخواستہ ساری پیداوار ہلاک ہوجائے تو سارا عشر معاف ہے اور اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر پیداوار کو ہلاک کردیا تو اس کا ضامن ہوگا۔

☆...... عشری زمین میں تمباکو کاشت کیا تو اس پر عشر ہے، البتہ بھنگ پر عشر نہیں۔

☆...... حکومت جو فی ایکڑ کے حساب سے عشر لیتی ہے خواہ زمین کاشت کی جائے یا نہ یہ صحیح نہیں غلط ہے۔

عشر کا مصرف:

عشر کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے، البتہ آسانی کے طور پر یاد رکھیں کہ عشر زکوٰۃ کا مصرف وہ مساکین مستحق ہیں، جن کے پاس کچھ نہ ہو اس میں سب سے اپنے عزیز و اقارب کو دیکھا جائے، ان میں جو مستحق ہوں انہیں دیا جائے ورنہ دینی مدارس کے طلبا اس کا سب سے بہترین مصرف ہیں، جو دینی تعلیم حاصل کرنے میں شب و روز مصروف ہیں، دین کی حفاظت کرنا اور دینی تعلیم حاصل کرنا اہم ترین مشغلہ ہے جس کا مقابلہ دنیا کی اور کوئی چیز نہیں کر سکتی، اس لئے دینی مدارس میں عشر وغیرہ دینا بہت بڑا اجر رکھتا ہے اور یہ صدقہ جاریہ ہے جو انسان کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا اور برابر ثواب ملتا رہے گا۔

مسئلہ: سید کو، اپنے اصول یعنی نانی، نانا، دادی، دادا وغیرہ اور اپنے فروع یعنی بیٹے، پوتے اور بیٹی، نواسی وغیرہ کو عشر دینا جائز نہیں، اسی طرح عشر کی رقم رفاہی کام مثلاً مسجد بنانا، مدرسہ کی تعمیر، سڑک بنانا، نہر کھودنا وغیرہ پر بھی خرچ کرنا جائز نہیں اور امام مسجد، خطیب مسجد کو تنخواہ میں دینا بھی جائز نہیں۔ یہ رقم صرف اور صرف مساکین مستحقین کو ہی دی جائے گی۔

☆☆..................☆☆

یَاحَیُّ   بسم اللہ الرحمن الرحیم   یَاقَیُّوْمُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ٥ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ٥

سیرت نبوی ﷺ پر عمل کی نیت سے ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ کی تالیف "اسوۂ رسول اکرم ﷺ" کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام پیش کرنے کی درخواست ہے

نیک بنو، نیکی پھیلاؤ / دعا کا طالب: ایک اللہ کا بندہ Email:Muhammadatif78692@aol.com

خبروں پر ایک نظر

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، کنری

کنری (رپورٹ: حافظ ذیشان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے ذمہ داران کا ایک اہم اجلاس امیر مجلس کنری میاں محمد اقبال، جنرل سیکریٹری چوہدری حاجی ناصر اور حاجی میاں ریاض احمد کی سربراہی میں بخاری مسجد کنری میں منعقد ہوا، جس میں ۲۷ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے مشاورت کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اس اجلاس میں خصوصی طور پر شرکت کی، اجلاس کے اہم فیصلوں پر عمل کرتے ہوئے مرکزی جماعت ملتان کی طرف سے دی گئی تاریخ پر ملک کے نامور علماء کرام سے وقت لیا گیا۔ کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں چوہدری ناصر، حاجی ریاض احمد اور مولانا امان اللہ پر مشتمل تین رکنی وفد نے علماء کرام اور دینی حلقے کو دعوت دینے کے لئے، عمرکوٹ، شادی پلی، صوفی فقیر، قرآنی، جیمس آباد، سامارو، میرپورخاص، تالپی، نوکوٹ، چھور کا دورہ کیا اور اشتہارات پہنچائے۔ کانفرنس کے دن اسٹیج کی تیاری بھائی سہیل اختر اور ان کی ٹیم نے بخوبی سرانجام دی، علماء کرام کی رہائش کا انتظام حاجی ریاض احمد نے اپنے مکان پر رکھا تلاوت کلام پاک کی سعادت مولانا محمد یوسف نقشبندی مبلغ مجلس بدین نے حاصل کی اور نعت رسول کے لئے پڈعیدن سے تشریف لائے اسامہ خلیل نے سماں باندھا دیا۔ پہلا خطاب مولانا احمد علی عباسی نے سندھی زبان میں کیا، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد علی صدیقی مبلغ ختم نبوت میرپورخاص اور مولانا محمد نذر عثمانی مبلغ حیدرآباد نے ادا کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور مناظر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیوں کو اپنے ماضی اور حال سے سبق سیکھنا چاہئے، الحمدللہ! مسلمان اپنی محنت میں کامیاب رہے ہیں، ایک وقت تھا کہ انگریز کے خود کاشتہ پودے کو انگریز کی سرپرستی کی وجہ سے کافر کہنا جرم تصور کیا جاتا اور آج یہ وقت ہے کہ ان کو مسلمان کہنا جرم ہے اور اس کی آئین میں سزا موجود ہے۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیوں کی گمراہ کن سرگرمیوں کا مقابلہ ہم کرتے رہیں گے، جمعیت علماء اسلام کے سابق سینیٹر حافظ حسین احمد نے جماعت ختم نبوت کا شکریہ ادا کیا کہ اندرون سندھ اور خصوصاً ایسے علاقہ میں جہاں قادیانیت اس علاقہ کو ثانی ربوہ تصور کرتی ہو اتنی بڑی کانفرنس رکھنا اور اتنے علماء کرام کو دعوت دینا یقیناً ایک بہت بڑا کام ہے مجلس کے رفقاء اور خصوصاً مولانا محمد نذر عثمانی بار بار مجھے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے یاددہانی کراتے رہے ہیں ان کا مشکور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اسلاف نے پارلیمنٹ کے اندر قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود اور پارلیمنٹ کے باہر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت چلا کر حکومت وقت کو یہ بات ماننے پر مجبور کردیا اور وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو یہ قانون بنانے پر تیار ہوگئے کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا اسے مسلمان کہلانے کا کوئی حق نہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اہم فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے پورے ملک میں سرگرم عمل ہے اور حالیہ دنوں کی تحریک ناموس رسالت بھی مجلس کی اسلام آباد، اے پی سی کی کوششوں کا نتیجہ ہے ہمارے ہاں کوئٹہ میں قادیانیوں نے شرارت کرنے کی ناکام کوشش کی تو الحمدللہ! مسلمانان بلوچستان نے اس کا بھرپور جواب دیا اور کئی سالوں سے قادیانیوں کا کوئٹہ کا گرجا بھی اسی وجہ سے بند ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے پرجوش اور خطیبانہ انداز میں خطاب فرما کر مجمع کو گرما دیا، انہوں نے عوام الناس سے وعدہ لیا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے بھرپور انداز میں دن رات کام کریں گے۔ حاجی ریاض احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر بہترین انداز میں تقریر کی اور خوب ایمانی جذبات کا اظہار کیا۔ مولانا محمد رب نواز حنفی نے اپنے خطاب میں ناموس رسالت کے قانون کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت پر ہر مسلمان اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے وہ سرکاری ہو یا غیر سرکاری اگر کسی کے سامنے ناموس رسالت کی توہین کی جائے تو کوئی بھی اسے برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، جس طرح ممتاز قادری نے ناموس رسالت کے قانون کو کالا قانون کہنے والے کو سزا دے کر ثابت کردیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان قادیانیوں کی شرارتوں کو روکے اور قانون کا پابند بنائے۔ ۲۷ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس رات ڈھائی بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ جملہ منتظمین کو اپنی طرف سے بہترین جزائے خیر نصیب فرمائے۔ آمین۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دورۂ مدارس نوابشاہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مولانا تجمل حسین مبلغ ختم نبوت نواب شاہ، قاری محمد امجد مدنی کے ہمراہ نواب شاہ کے مدارس، جامعہ عربیہ محمدیہ اور جامعہ دارالعلوم نواب شاہ کا دورہ کیا اور علماء اور طلباء سے خطاب کیا اور چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

ختم نبوت کانفرنس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۴ر مئی بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت قاری فتح محمد نے کی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے بیان کیا، اس کے بعد مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کا بیان ہوا، بعدازاں مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا مخصوص انداز میں ولولہ انگیز خطاب ہوا۔ آخر میں جمعیت علماء اسلام سندھ کے جنرل سیکریٹری قاری کامران احمد کا بیان ہوا اور اختتامی دعا کرائی۔ کانفرنس کی صدارت قاری اسلام الدین نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالغفار نے انجام دیئے۔ کانفرنس کی نگرانی مولانا عبدالصمد نے کی۔ اس کے علاوہ مولانا ابراہیم، قاری عبدالحنان، قاری عبدالرحمن، قاری اشرف، مولانا شاکر مفتی شاہد، مولانا خالد، مولانا محمد احمد، مولانا عبدالشکور، حافظ تاج محمد، حافظ محمد اسلم سمیت مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی اور اختتام پر شرکاء میں جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔☆

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا درسِ قرآن

نواب شاہ... ۳ر مئی بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد سوسائٹی نواب شاہ میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے درسِ قرآن دیتے ہوئے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت پورے دین کی بنیاد ہے، جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرتا ہے۔ وہ اسلام کو آخری مذہب نہیں مانتا، قرآن کریم کو آخری آسمانی کتاب نہیں مانتا اور مسلمانوں کو اہل اسلام نہیں مانتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث فرمایا، جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

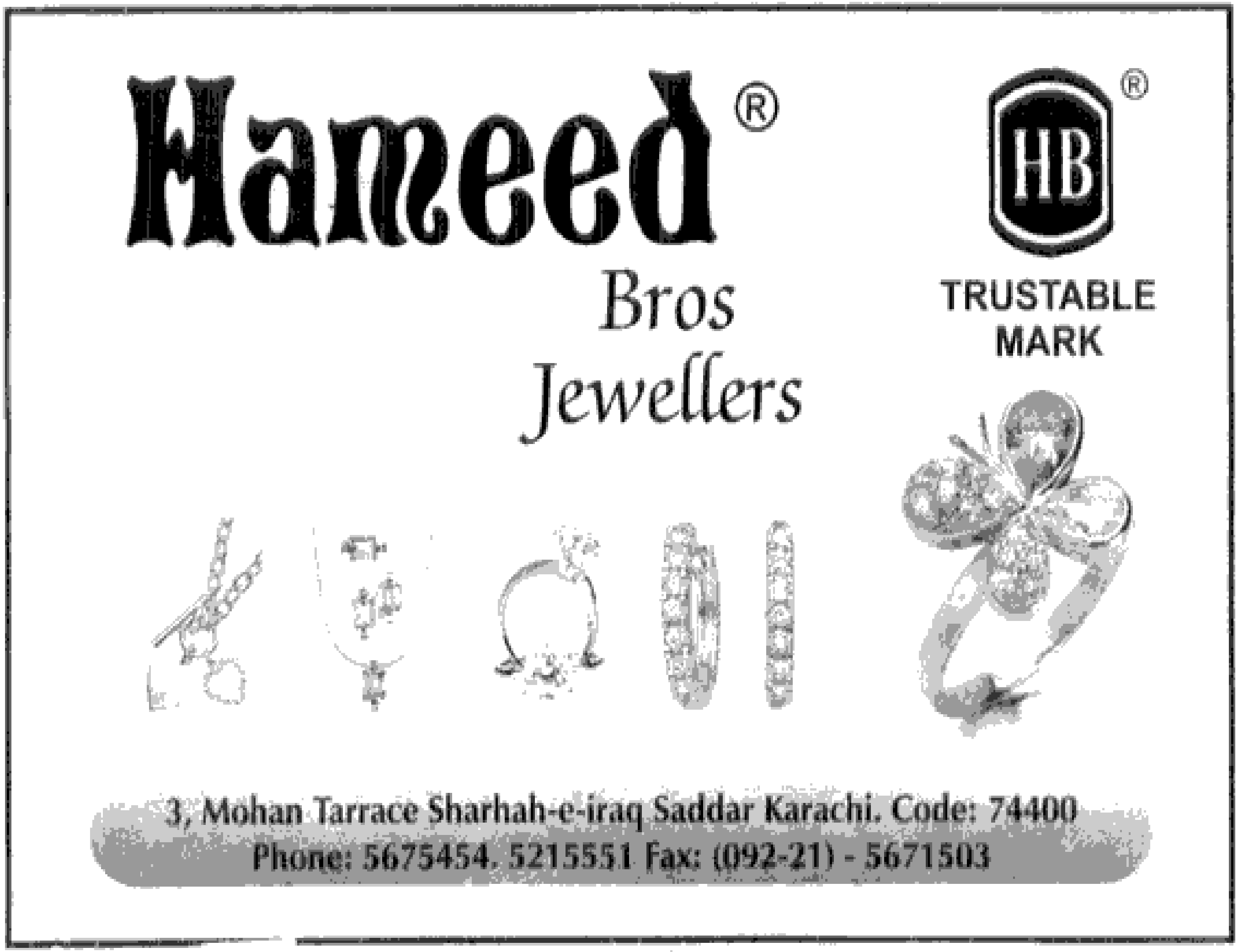

ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ

۳ رمئی بعد نماز عشاء جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت قاری عطاء الرحمن مدنی نے کی۔ پھر مولانا راشد مدنی کا بیان ہوا۔ مشہور نعت خواں مولانا اشفاق احمد نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کے خصوصی خطابات ہوئے، مبلغ ختم نبوت نواب شاہ مولانا تجمل حسین نے قرارداد پیش کی۔ آخر میں حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ کا خطاب ہوا اور انہوں نے اختتامی دعا کرائی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری محمد امجد مدنی نے انجام دیئے۔ کانفرنس کی صدارت قاری محمد ارشد مدنی نے کی۔ اس کانفرنس میں مولانا مفتی محمد یونس، مولانا محمد انیس، مولانا سراج الدین، مولانا ارشاد، مولانا عبدالستار بھٹی، مولانا عبدالرشید، مولانا یٰسین، قاری تصور، قاری علی اصغر، قاری عبداللہ فیض سمیت تمام مقامی علماء حضرات نے شرکت کی۔

قراردادیں:

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی چونکہ جہاد کے منکر ہیں اور پاک فوج کا موٹو جہاد ہے، اس لئے تمام قادیانیوں کو فوج سے بے دخل کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ توہین رسالت، توہین قرآن اور امتناع قادیانیت لاء کے تحت جتنے مقدمات ماتحت عدالتوں میں قادیانی حربوں کی وجہ سے التواء کا شکار ہیں انہیں جلدی نمٹانے کا آرڈر جاری کرے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ توہین رسالت کے مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کی جماعت انجمن سرفروشان اسلام کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو فی الفور بند کیا جائے۔

☆...... قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں، انہیں تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

☆...... رابطہ عالم اسلامی کے فیصلوں کے مطابق قادیانی مرتد ہیں، ان پر ارتداد کی شرعی سزا جاری کی جائے۔

☆...... پیرس میں حکومت کی طرف سے مسلمان خواتین کو حجاب پہننے سے روکنا یہ مسلمانوں کی اسلامی آزادی میں مداخلت ہے، حکومت اس کا نوٹس لے۔

☆☆.................☆☆

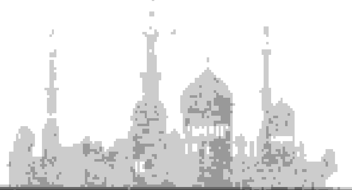
مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلر
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
نسر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹھک کارپٹ

پتہ
این آر ایونیو، حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کے علوم و معارف کا ایک مرکز

مدرسہ احسان القرآن والعلوم النبویہ

میں تشنگان علوم نبویہ اسلامیہ کی سیرابی کے لیے

دورہ علم العروض والقوافی وصرف ونحو

بدعا وفیضان نظر
حضرت الحاج حافظ صغیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ
خلیفہ مجاز قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا

زیر سرپرستی
حضرت مولانا محب النبی صاحب مدظلہ العالی
مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ لاہور
سرپرست مدرسہ احسان القرآن والعلوم النبویہ

حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب مدظلہ العالی
رکن شوریٰ مدرسہ احسان القرآن والعلوم النبویہ، استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

زیر نگرانی
مولانا انیس احمد صاحب مظاہری زیدمجدہ
مولانا مفتی احمد علی صاحب زیدمجدہ
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

شرائط

1. خالص علم وعمل کا ذوق وشوق کا حامل ہونا
2. وضع قطع مکمل باشرع ہو
3. درجہ خامسہ تک کی کتب اچھے طریقہ سے پڑھی ہوں
4. اپنا/سرپرست کا شناختی کارڈ یا جس مدرسہ میں پڑھتا ہے اس کا بطاقۃ التعارف (شناخت نامہ)

نظام الاوقات

1. بعد نماز فجر معمولات
2. تلاوت ومراجعۃ القرآن الکریم
3. ۸ تا ۱۱:۳۰ اسباق
4. ظہر تا عصر۔ اسباق تکرار اجراء
5. بعد نماز مغرب سبق
6. بعد عشاء تکرار

ہدایات

1. داخلہ کے خواہشمند طلباء ۲۵ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۷ جون ۲۰۱۱ء رابطہ فرمائیں۔
2. بیرون شہر والے ۲۹ رجب ۱۴۳۲ھ تک بذریعہ خط اپنا نام و پتہ لکھوا سکتے ہیں۔

0321-4534306

خصوصیات

ا۔ ۲۴ گھنٹے کے معمولات باقاعدہ نظام الاوقات کے مطابق گزارنے کا نظم
ب۔ حفاظ کے لیے مراجعۃ القرآن الکریم کا خصوصی اہتمام
ج۔ ہر فن اس کے ماہر اساتذہ کرام پڑھائیں گے۔
د۔ تحسین الخط کے خواہشمند طلباء کیلئے استفادہ کا موقع
ھ۔ اعلیٰ درجہ میں کامیاب ہونے والے طلباء کرام کے لیے خصوصی انعامات
و۔ دورہ کی تکمیل پر امتحان کے بعد امتیازی سند بھی جاری کی جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ان شاء اللہ تعالیٰ
آغاز تعلیم
۸ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ مطابق ۹ جولائی ۲۰۱۱ء

تکمیل دورہ
۲۳ شعبان المعظم
۲۴ جولائی ۲۰۱۱ء، یوم الاحد (اتوار)

مجلس منتظمہ مدرسہ احسان القرآن والعلوم النبویہ مسجد احسان شارع الامین معاویہ ٹاؤن نزد ریواز گارڈن راجگڑھ روڈ لاہور رابطہ ۷۴۳۲۵۱۱۲

لا نبی بعدی

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

30 واں

سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرینِ فن لیکچر دیں گے انشاء اللہ

زیر سرپرستی

حکیم العصر محدثِ دوراں ولیٔ کامل مخدوم العلماء حضرت اقدس شیخ الحدیث

مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بتاریخ 7 شعبان ۱۴۳۲ھ بمطابق 9 جولائی 2011

تا

27 شعبان ۱۴۳۲ھ 29 جولائی 2011

✧ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ✧ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ✧ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ✧ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ◎ چناب نگر ضلع چنیوٹ
چناب نگر 047-6212611
ملتان 061-4783486